REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ٭ و علی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. RG. DP -3-

جلد ۳۷ — شمارہ ۲۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۵۰ روپے، ششماہی ۲۵ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے، فی پرچہ ایک روپیہ

(ہفت روزہ بدر قادیان)

The Weekly "BADR" Qadian 143516.

۲۳ شوال ۱۴۰۸ ہجری — ۹ احسان ۱۳۶۷ ہش — ۹ جون ۱۹۸۸ ع

چند اسیران راہ مولا کی سرگذشت

از محترم رشید احمد صاحب چوہدری انچارج پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن لندن

پاکستان میں ہمارے بھائیوں پر کیا گذر رہی ہے مولوی حضرات کیا گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ پولیس اور جیلروں کا رویہ کیسا ہے۔ ذیل کی چند مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بات بیان کرنا ضروری ہوگا کہ پولیس اور جیل کے افسران کا سلوک یکساں نہیں بعض نہایت نیک دل لوگ ہیں مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو ملاؤں کے دام فریب میں آئے ہوئے ہیں اور احمدی مسلمانوں پر مظالم ڈھانا کار ثواب سمجھتے ہیں۔

۱:- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک داعی الی اللہ پر لبیک کہتے ہوئے پاکستانی احمدی بھی حتی المقدور احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں۔ دشمنان احمدیت کو یہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ کراچی کے ایک خادم خورشید اقبال کی کہانی ان کی زبانی سنئے لکھتے ہیں:-

"احمدیت کے عقائد" پمفلٹ میرے گھر میں کافی تعداد میں موجود تھے۔ خاکسار اور زعیم صاحب نے مل کر پروگرام بنایا کہ اپنے علاقہ کے لوگوں میں ان کو تقسیم کرنا چاہیئے مگر کسی ضروری کام کی وجہ سے مقررہ دن زعیم صاحب تشریف نہ لائے چنانچہ خاکسار نے ارادہ کیا کہ اکیلا ہی یہ کام سرانجام دوں۔ چنانچہ ۲۷ نومبر ۸۷ء کی شام کو خاکسار نے اپنے محلہ میں واقف اور ناواقف سبھی لوگوں میں تقسیم کر دیئے ۲۸ نومبر کو کام سے واپس آنے کے بعد باقی ماندہ پمفلٹ لے کر بازار کی طرف نکل گیا تاکہ دکانداروں میں تقسیم کراؤں۔ چنانچہ شاہ فیصل کالونی کے بازار میں دکانداروں کو دینا شروع کر دیئے ایک دکان میں مدرسہ فاروقیہ کے دو طالب علم کھڑے کیسٹ خرید رہے تھے میں نے دکاندار کو پمفلٹ دیا اس نے مجھ سے لیا اور پڑھنے لگ گیا۔ وہاں سے اگلی دکان پر پہنچا تو انہی دو طالب علموں نے مجھے گھیر لیا اور مارنے لگے۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیوں تقسیم کر رہے ہو میں نے کہا آپ پڑھیں اس میں جماعت احمدیہ کے عقائد دیئے ہوئے ہیں۔ جو ہم سچے دل سے مانتے ہیں۔ ہمارا پختہ ایمان کلمہ طیبہ اور خاتم النبیین پر ہے۔ میں بحمد للہ مسلمان ہوں۔ اتنے میں لوگوں کا ہجوم میرے گرد اکٹھا ہو گیا۔ طالب علموں نے شور مچانا شروع کیا۔ "یہ قادیانی ہے، کافر ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے حضور اکرمؐ کے بعد یہ لوگ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حکومت نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے۔ چند لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ پمفلٹ کیسے ہیں میں نے انہیں دکھا دیئے چند ہی منٹوں میں پولیس آگئی، طالب علموں نے شکایت کی کہ یہ قادیانی پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا ہم نے اسے پکڑ لیا ہے اس نے حکومت کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کے خلاف پرچہ ہونا چاہیئے۔ پولیس نے مجھ سے پمفلٹ لے لئے اور ان دونوں طالب علم مولویوں سے کہا کہ آپ جائیں ہم اسے تھانہ لے چلتے ہیں۔ مگر دونوں مولوی ساتھ جانے پر بضد تھے۔ لہٰذا پولیس نے ان دونوں کو بھی ساتھ لیا اور ہم تھانہ پہنچے۔ اور اے ایس آئی کے روبرو پیش ہوئے۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

عید الفطر کے موقعہ پر حضور کی خدمت میں تمام احباب جماعت ہندوستان اور درویشان کرام کی طرف سے بذریعہ ٹیلیگرام پیغام تہنیت بھجوایا گیا تھا اس کے جواب میں حضور پر نور نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام رقم فرمودہ اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے:-

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کی آخری عید الفطر پر سب درویشان قادیان اور ہندوستانی احمدیوں کی نیابت میں آپ کی طرف سے پر خلوص پیغام عید مبارک ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء و جزیٰ ہم اللہ خیر الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو غلبۂ اسلام و احمدیت والی حقیقی عید کا پیش خیمہ بنائے اور اس رمضان و عید کی برکات ہر احمدی کے لئے دائمی ہو جائیں۔ نور مصطفوی غالب آئے اور نار بولہبی ہمیشہ کے لئے بجھ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ سب کو میری طرف سے محبت بھرا السلام علیکم اور عید مبارک پہنچا دیں۔ والسلام

خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ احسان ۱۳۶۷ ھ

اسلامی اصطلاح "اُمّ المومنین" کا عام استعمال

حکومت پاکستان کے آرڈی نینس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کے لئے جن اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے ان میں "اُمّ المومنین" کی اصطلاح بھی شامل ہے۔ اس پابندی کے جواز کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ یہ اصطلاح حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی بھی دوسری مسلمان خاتون کے لئے استعمال نہیں ہوسکتی جن لفظوں احمدیت کی ابیاء پر اختیار کیا گیا حکومت پاکستان کا یہ موقف کس حد حق بجانب ہے اور اسلامی لٹریچر سے اس کی کہاں تک تائید ہوتی ہے؟ آج کی نشست میں اسی سوال کا منقولی جواب دینا ہمارا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے:-

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ"

یعنی خدا کا رسول مومنوں کا بہت قریبی رشتہ دار ہے اور اس کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں ۔۔۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں :- "اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِدِ"

کہ میں امت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوں ۔۔۔ قرآن حکیم اور حدیث نبوی کی ان ہر دو نصوص سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ "اللہ کا ہر رسول پوری شفقت کے لحاظ سے اپنے ماننے والوں کے لئے باپ کی طرح ہوتا ہے"۔ اس اعتبار سے یہ کہنا ہرگز غلط نہیں کہ ہر رسول کی بیوی بھی اس کے متبعین کے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعض روایات میں تو امام اور پیشوا کو بھی اپنے پیروؤں کے لئے بمنزلہ باپ قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی مناسبت سے بعض بزرگانِ امت کی ماؤں اور بیویوں کو بھی "اُمّ المومنین" لکھا اور کہا جاتا رہا ہے جس کی اسلامی لٹریچر سے متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

○ غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ ماجدہ کے لئے حضرت شیخ محمد صادق الشیبانیؒ نے اپنی کتاب "مناقب غوثیہ" میں "اُمّ الخیار" اور "اُمّ المومنین" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو گلدستہ کرامات اردو "مناقب غوثیہ" صفحہ ۱۸ مطبوعہ ۱۳۰۷ ہجری در مطبع افتخار دہلی۔ مترجم مفتی غلام سرور صاحب لاہوری)

○ شمالی پنجاب کے نامور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریفؒ کے ملفوظات پر مشتمل کتاب "ارشاداتِ فریدی" میں حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ کی حرم محترم کو "اُمّ المومنین" لکھا گیا ہے (ملاحظہ ہو "ارشاداتِ فریدی" جلد دوم صفحہ ۱۹ مرتبہ مولانا رکن الدین مطبوعہ ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء در مطبع مفید عام آگرہ)

واضح رہے کہ ۱۹۷۹ء میں "اسلامک فاؤنڈیشن لاہور" کی طرف سے "مقابیس المجالس" کے نام سے شائع کردہ کتاب "ارشاداتِ فریدیہ" کے "مکمل اور مستند" اردو ترجمہ میں سے نہ صرف "اُمّ المومنین" کا لفظ خارج کر دیا گیا ہے بلکہ متعدد نازیبا جماعتِ احمدیہ علیہ السلام سے متعلق حضرت خواجہ صاحبؒ کے تمام ملفوظات بھی یکسر حذف کر دیئے گئے ہیں جو اسلامی لٹریچر میں تحریف و تبدل اور کتر و بیونت کی ایک انتہائی شرمناک مثال ہے۔

○ معنوی اعتبار سے عربوں کی روزمرہ گفتگو میں اس قسم کی اسلامی اصطلاحات کا استعمال آج بھی اتنا عام ہے کہ اسماعیلیہ (مصر) میں اخوان المسلمین کی طرف سے جاری بچوں کی ایک درسگاہ کا نام "حراء" اور بچیوں کی درسگاہ کا نام "امہات المومنین" رکھا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سعودی رسالہ ماہنامہ "تجلی" دیوبند دسمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۵)

○ اسی ضمن میں یہ بھی ایک دلچسپ خبر قبل سینٹرل پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن لندن کی طرف امریکہ سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار لاس اینجلز ٹائمز مجریہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۸ء کا ایک تراشہ بھی موصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پی۔ ایل۔ او۔ کے چیئرمین مسٹر یاسر عرفات کی بہن (جو قاہرہ میں رہتی ہیں) کو عموماً "اُمّ المومنین" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ لیکن آج تک نہ تو کوئی عرب اس نام سے الرجک ہوا۔ اور نہ کسی مفتی نے عربوں کے خلاف اسلامی اصطلاح کی "توہین" کا فتویٰ صادر کرنے کی جسارت کی ہے۔

○ ستم بالائے ستم یہ کہ علماء کی انگیخت پر حکومت پاکستان کی طرف سے احمدیوں کے لئے تو لفظ "اُمّ المومنین" کے استعمال پر سختی سے پابندی عائد ہے مگر خود تمام اہل پاکستان قائداعظم کی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح کو "مادرِ ملت" کہتے نہیں تھکتے جو عربی اصطلاح "اُمّ المومنین" ہی کا اردو ترجمہ ہے ع
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

خورشید احمد انور

"تمہارے فیض کے دریا رہیں گے حشر تک جاری"

محمد مصطفیٰ نورِ ربّ العالمین تم ہو
تمہیں ہو سید ابرار ختم المرسلین تم ہو
تمہیں صبح ازل کے مطلعِ انوار ہو آقا
ہم جیسے چاہتے آئے تری جہاں پہ جن ہو
ہوئی کافور جس سے تیرگی کفر و ضلالت کی
تیرے اعمال پاکیزہ یہی دیتے شہادت ہیں
عبودیت میں تم سے کوئی آگے بڑھ نہیں سکتا
فرشتوں سے بڑھی تو تیری عظمت ابن آدم کی
خدا تو کہہ نہیں سکتے تمہیں لیکن بحقیقت
پسینے سے تمہارے مہکتی تھی مشک کی خوشبو
بھلا کیا خاک اثر ہو مومنوں پر ان کی چالوں کا
تمہیں سے مکمل ہوئے فضل خداوندی کے در سارے
شہنشاہی ملی دنیا میں جن کے جاں نثاروں کو
تمہیں ہو باعثِ تسکین و راحت درد مندوں کے
تمہیں ہو ملجا و ماویٰ یتامیٰ اور ارامل کے
تمہیں ہو معدنِ رأفت تمہیں ہو قلزمِ شفقت
شریعت ہو گئی کامل تمہاری ذاتِ عالی پر
ہزاروں بھولوں بھٹکوں کو دکھائی راہ حق تم نے
جہاں میں جب سے قائم ہے تری امت کا شیرازہ
صداقت اور امانت کو تمہیں پر ناز ہے مولا
تمہارے در سے خالی ہاتھ کیوں کوئی کبھی آئے
تمہارے فیض کے دریا رہیں گے حشر تک جاری
ابد الآباد تک قائم رہے حسن کی ضیا باری
تمہیں ہو شافعِ محشر تمہیں ہو ساقیٔ کوثر

تمہیں ہو ظلِ رحمانی رحمۃ للعالمین تم ہو
تم ہو خیر البشر مخدوم جبرئیلِ امیں تم ہو
ابد کی شام روشن جس سے وہ نورِ مبیں تم ہو
حقیقت ہے یہی کہ ساری دنیا سے حسیں تم ہو
ضیاءِ مہرِ عرفاں کے شعاعِ اولیں تم ہو
زمیں پر چلتا پھرتا ایک قرآنِ مبیں تم ہو
جھلکتی تھی درِ مولیٰ پہ جس کی جبیں تم ہو
تمہیں فخرِ ملائک قبلہ گاہِ راستیں تم ہو
اتم مظہرِ خدا کے بے نشاں کے بالیقیں تم ہو
سراپا عنبریں رشکِ گلاب و یاسمیں تم ہو
گریزاں ہیں شیاطیں جس سے وہ نورِ مبیں تم ہو
تم ہو خیر الوریٰ گنجِ سعادت کے امیں تم ہو
شہِ دنیا و دیں ہو صاحبِ تخت و نگیں تم ہو
مداوائے دلِ رنجور دارو ئے حزیں تم ہو
جہاں کے غمزدوں کے واسطے حصنِ حصیں تم ہو
حضور داورِ محشر شفیع المذنبیں تم ہو
بسوگند خدا حق ہے نبی آخریں تم ہو
بفضلِ حق تعالیٰ رہبرِ دنیا و دیں تم ہو
یقیناً حق کی جانب سے وہی حبل المتیں تم ہو
نظر میں دشمنانِ دیں کے صادق اور امیں تم ہو
کہ جس کے منہ سے نکلا ہی نہیں لفظ نہیں تم ہو
ہدایت اور سعادت کے خزینوں کے امیں تم ہو
ہدایت کے فلک پہ مہرِ تاباں بالیقیں تم ہو
باذنِ حق تعالیٰ سبز گنبد کے مکیں تم ہو

تمہارے وصف کرنے میں خاکسار کی زباں قاصر
ثنا کرتا ہے جس کا مالکِ عرشِ بریں تم ہو۔

والسلام :- سید ادریس احمد نوجز کرمانی

خطبۂ جمعہ

روحانی ترقیات کے لئے استغفار کے مضمون کو خصوصیت کے ساتھ سمجھنا بہت ضروری ہے

اس مضمون پر اگر آپ کی گہری نظر ہو تو آپ کو اس سے استفادہ کے بہت سے مواقع ہاتھ آئیں گے

(اور پھر)

اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی روحانی حالت صحتمند بدن سا نمایاں ترقی کرتی چلی جائیگی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ ؍شہادت ۱۳۶۷ ہش / ۲۹ ؍اپریل ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب، غازی ۶۲ گرین ہل روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ آل عمران کی درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں:۔

"اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ" (آیات: ۱۷ و ۱۸)

اور پھر فرمایا:۔

ان کا ترجمہ یہ ہے۔ "وہ لوگ جو یہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے۔ پس تو ہمارے گناہ بخش اور تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرنے والے ہیں، سچے لوگ ہیں، عجز کے ساتھ خدا کے حضور مناجات کرنے والے ہیں اور خدا کی راہ میں اپنی طاقتیں اور رزق خرچ کرنے والے ہیں۔ اور خدا سے بخشش طلب کرنے والے ہیں صبحوں کے وقت"

ان آیات کریمہ میں بہت سے مضامین بیان ہوئے ہیں

جن میں سے خصوصیت کے ساتھ میں دوسری آیت میں بیان کردہ صفات سے متعلق ابتداء میں کچھ کہوں گا۔ اور اس کے بعد استغفار سے متعلق کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔

صبر اور صداقت اور قنوت اور انفاق فی سبیل اللہ، مومن کی یہ چار صفات بیان فرمائی گئی ہیں اور اس کے بعد فرمایا اور یہ وہ لوگ ہیں جو صبحوں کے وقت خدا سے بخشش طلب کرتے ہیں۔

سب سے پہلے تو میں صبحوں کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بخشش طلب کرنے کے لئے تو صبح کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ قرآن کریم سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر وقت استغفار کرنی چاہیئے۔ صبح کو بھی، شام کو بھی، دن کو بھی، اور رات کو بھی اور خصوصیت کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر استغفار کرنے کا تو بہت ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا استغفار سے بہت گہرا تعلق تھا اور بعض دفعہ بعض صحابہ نے تعجب سے پوچھا بھی کہ یا رسول اللہ آپ کیوں راتوں کو اتنی کثرت سے عبادت کرتے ہیں، استغفار کرتے ہیں کیا خدا نے آپ کے سب گناہ بخش نہیں دیئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں لیکن کیا میں عبد شکور نہ بنوں؟ کیا میں خدا کا شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟ اور اس "شکر" میں استغفار بھی شامل تھا۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ "استغفار" کا جو معنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا اس کا "شکر" سے بھی گہرا تعلق ہے۔ اس مضمون سے متعلق میں مزید کچھ بعد میں کہوں گا۔ سردست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں

"بالاسحار" میں ایک بہت ہی لطیف نکتہ پوشیدہ ہے

جس کو ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

انسان جس قسم کے خیالات کے ساتھ رات بسر کرتا ہے صبح اٹھ کر سب سے پہلے وہی خیال اس کے ذہن میں اجاگر ہوتا ہے چنانچہ اگر آپ پریشانیوں کی حالت میں رات بسر کریں۔ پریشانیوں کے متعلق سوچتے ہوئے تو آنکھ کھلتے ہی پہلے ذہن اس پریشانی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کسی دوست کے متعلق سوچتے ہوئے رات بسر کریں تو صبح جب آنکھ کھلتی ہے تو سب سے پہلے اس دوست کا خیال آتا ہے۔ کسی خاص سفر کے پیش نظر آپ کے ذہن پر بوجھ ہو۔ کوئی اور خاص ایسا کام ہو جو ذہن پر غالب آگیا ہو تو صبح اٹھتے ہی ان باتوں کا خیال آتا ہے۔ تو "بالاسحار" کے متعلق یہاں بھی فرمایا اور ایک اور جگہ بھی "بالاسحار" کو استغفار کے ساتھ لگا کر یہ

میرا خدا میرے ہر قدم میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵)

پیشکش — گلوب — ربر مینوفیکچررس ۲۰۰ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷ — فون: 27.0441 — تار: GLOBEXPORT:-

بیان فرمایا گیا ہے کہ خدا کے مومن بندے صرف جاگتے ہوئے ہی استغفار نہیں کرتے بلکہ سوتے میں بھی استغفار کرتے ہیں اور نیند کی حالت میں بھی ان کے لاشعور میں ہر وقت استغفار کا مضمون گردش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جب آنکھ کھلتی ہے تو سب سے پہلے استغفار کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے اور وہ استغفار شروع کر دیتے ہیں۔

پس یہاں "اسحار" سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے بندے صبح تو استغفار کرتے ہیں اور باقی سارا وقت دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یا یوں سمجھیں کہ باقی سارا وقت تو گناہ کرتے رہتے اور صبح استغفار کر لیا۔

اب رہا یہ مضمون کہ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ کا ذکر پہلے کیوں فرمایا گیا۔

استغفار کا تعلق انسانی عمل کی ایک کوشش سے ہے

اگر انسانی عمل کی کوشش ساتھ شامل نہ ہو تو استغفار بے معنی اور بے حقیقت ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو یہ کہتے ہیں۔ آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ..... کہ ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں اس لئے ہمارے گناہ بخش دے۔ وہ صرف زبان سے ہی یہ نہیں کہتے بلکہ ان کے اعمال یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کی گہری توجہ گناہ بخشوانے کی طرف ہے اور وہ اپنی کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ صفات حسنہ جن کا استغفار سے گہرا تعلق ہے، جو استغفار کی دعا کو حقیقت بخشتی ہیں، اس کو جسم عطا کرتی ہیں اُس کو تصور سے وجود کی دنیا میں اتار دیتی ہیں؛ وہ صفات حسنہ یہ ہیں کہ صبر کرنے والے ہیں، اور صبر کے معنی یہاں تکلیفوں اور دکھوں پر صبر نہیں وہ بھی ہوگا لیکن خصوصیت سے اس موقعے پر یہاں صبر کے معنی برائیوں سے بچنا ہے۔ چنانچہ یہ تفسیر خود حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تفسیر ہے کہ صبر کا ایک معنی اور بہت اہم معنی برائی سے بچنا ہے جس حالت پر انسان ہے اُس حالت پر قناعت کر جائے تو یہاں صبر اور قناعت کے مضمون ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے ہیں ..... لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ. والا مضمون اس میں داخل ہو جاتا ہے کہ جو چیزیں تجھے میسر نہیں ہیں انہیں غلط طریق پر یا قانون شکنی کر کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اور جو کچھ ہے اُس پر صبر کر کے بیٹھ جاؤ۔

یہ صبر کا مضمون اس موقعے پر زیادہ چسپاں ہوتا ہے اور زیادہ برمحل ہے اس لئے یہاں "الصّٰبِرِیْنَ" کے معنے خصوصیت کے ساتھ یہ لینے ہوں گے کہ وہ لوگ جو نیکیوں پر قائم ہو جاتے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، اور جو کچھ ان کو میسر ہے خدا تعالیٰ کے فضل میں سے، اس پر صبر کر کے بیٹھے رہتے ہیں۔

وَالصّٰدِقِیْنَ۔ اور وہ سچے لوگ ہیں۔

سچائی کا ہر نیکی سے گہرا تعلق ہے

لیکن استغفار کے ساتھ بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے یہاں صادقین کے دوسرے معنوں کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ ایک معنے چسپاں ہوں گے۔ وہ شخص جو سچا ہو وہ اپنی کمزوریوں کے معاملے میں بھی سچائی کی راہ اختیار کرتا ہے اور اُسی کو حقیقت میں اپنے گناہوں کے اعتراف کی توفیق ملتی ہے اگر ایک انسان جھوٹا ہو تو وہ اپنے گناہوں کے اعتراف کی توفیق ہی نہیں پاتا اور استغفار کے لئے یہ ضروری ہے کہ استغفار سے قبل انسان اعتراف گناہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اعتراف گناہ کی توفیق پاتا ہو پس یہاں صادقین سے مراد بڑی خصوصیت کے ساتھ یہ سمجھنا ہوں گے وہ لوگ جو اپنی کمزوریوں سے باخبر رہتے ہیں اور ان کے اندر اتنی سچائی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں پر خود پردہ نہیں ڈالتے۔ جب وہ خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو خوب کھول کر اپنی کمزوریاں اس کے حضور پیش کرتے ہیں اور اپنی کمزوریوں کے معاملے میں کامل سچائی سے

کام لیتے ہیں۔

اس مضمون کو آپ اچھی طرح سمجھ جائیں تو معلوم ہوگا کہ بہت سے استغفار کرنے والے جو استغفار کے جواب سے محروم رہ جاتے ہیں اُس کی کیا وجہ ہے؟

میں اس مضمون کو کچھ آگے چل کر دوبارہ پھر اٹھاؤں گا۔ کیونکہ یہ بہت ہی اہمیت رکھنے والا مضمون ہے۔ والقانتین۔ جب آپ نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں تو دعائے قنوت کہنا ایک قسم کا ایک ہی مضمون کو دو دفعہ بیان کرنے والی بات ہے

"قنوت" کے معنوں میں دعا اور "عاجزانہ دعا شامل ہے"

اس لئے جب ہم کہتے ہیں "قٰنِتِیْن" تو اس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے اندر بہت ہی عجز پایا جاتا ہے اور "صادقین" کے مضمون کو جس طرح میں نے بیان کیا ہے جب قنوت کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس وقت یہ مضمون اور واضح ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جب اپنے گناہوں پر غور کرتے ہیں اور پوری صداقت کے ساتھ ان کو محسوس کرتے ہیں تو سارے تکبر ختم ہو جاتے ہیں۔ خدا کے حضور وہ بچھ بچھ جاتے ہیں۔ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں کہ قیام کی حالت میں بھی ان کی روح پر ایک سجدے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ خدا کے سامنے گر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ گنہگار ہیں۔ اور گناہگاری کا احساس صداقت سے تعلق رکھتا ہے اور اس احساس کے نتیجے میں وہ عجز پیدا ہوتا ہے جو سچا استغفار پیدا کرتا ہے "والمنفقین، والمستغفرین بالاسحار" چوتھی صفت ان کی یہ بیان فرمائی گئی کہ یہ منفقین ہیں۔

یہاں "انفاق" کا مضمون اس لئے بیان فرمایا گیا

کہ خدا تعالیٰ نے توبہ کے ساتھ "خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے" کے مضمون کو باندھا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں اگر وہ خدا کی راہ میں خرچ کریں تو اس سے ان کی توبہ کو تقویت ملے گی اس پہلو سے اس مضمون میں ایک نئی شان اور ایک نئی وسعت پیدا ہو جاتی ہے آپ کو اگر اپنا احساس ہے جوں جوں وہ احساس بڑھے گا آپ کی توجہ استغفار کی طرف مائل ہوگی لیکن وہ لوگ جو اپنے لئے استغفار چاہتے ہیں اگر ان کی نگاہ اپنے بھائی کی طرف نہ ہو، اپنے بھائی کے لئے دل میں ہمدردی نہ ہو، نیک جذبات نہ ہوں تو اُن کے استغفار میں طاقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کی ایک خاص خوبی یہ بیان فرمائی گئی کہ ان کا فیض "عام" ہوتا ہے۔ اور محض خود غرضی کی وجہ سے وہ استغفار نہیں کرتے بلکہ اُن کے احساس کے دائرے میں بنی نوع انسان اور دیگر ذی شعور وجود داخل ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ چیز جس میں حِس ہے اُن کے احساس کے ساتھ متعلق ہو جاتی ہے اور ان کے دکھ دور کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

یہاں منفقین سے مراد یہ ہے

اُن کی کمزوریاں دور کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان کے دکھ دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے دُکھ بانٹتے ہیں۔ غریب کا دُکھ بانٹنے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ غریب کے لئے صرف دُکھ محسوس کریں۔ غریب کا دُکھ بانٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی خاطر کچھ آپ بھی غریب بنیں خدا نے جو آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ اس کو دیں اور اس طرح دکھ بانٹا کرتے ہیں۔ لفظوں میں دُکھ نہیں بانٹا کرتے وہ ساری شاعری ہے یا افسانہ بازی ہے۔ کہ جی میں تمہارا دُکھ بانٹنا چاہتا ہوں۔ یا میں دکھ بانٹ نہیں سکتا۔ یہ سب فرضی باتیں ہیں۔ قرآن جو حقیقت اور سچائیوں کی کتاب ہے اس نے اس مضمون کو کھول دیا ہے کہ دکھ بانٹے جا سکتے ہیں اپنے بھائی کی خاطر جب آپ تکلیف اٹھاتے ہیں، جب اُس کے دُکھ کو دور کرنے کے لئے اپنا وقت خرچ کرتے ہیں جب اُس کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اس پر محنت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے

"منفقین" کا لفظ بہت وسعت اختیار کرجاتا ہے۔ ایک ایسی خاتون جو بچوں کو قرآن کریم پڑھا رہی ہے، اُن کی کمزوری دور کرنے کے لئے وہ بھی "منفقین" میں داخل ہو جاتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو ہمیشہ غرباء کی خبرگیری میں رہتا ہے وہ بھی منفقین میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو بیماروں کی تیمارداری کرتا ہے وہ بھی "منفقین" میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا ڈاکٹر جو محض فیس کی خاطر نہیں بلکہ تکلیف دور کرنے کی خاطر کسی کی مرض دور کرنے کیلئے محنت کرتا ہے اور اُس کے لئے اپنے رب سے شفا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بھی "منفقین" میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ "منفقین" کا دائرہ بہت وسیع ہے اور جتنا جتنا یہ دائرہ وسیع ہوگا اتنا اتنا استغفار کے اندر قوت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

یہ وہ باتیں ہیں جنہوں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی استغفار کو ہر دوسرے انسان کی استغفار سے

ایک الگ روح اور ایک الگ جسم

بخش دیا اور آپؐ کی استغفار میں ایک نیا مضمون پیدا کر دیا۔ کیونکہ آپ سے بڑھ کر کوئی صبر کرنے والا کوئی نہیں تھا، نہ ہے نہ ہوگا۔ آپؐ سے بڑھ کر صادق کوئی نہیں تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ آپ سے بڑھ کر قانت کوئی نہیں تھا۔ نہ تھا، نہ ہے نہ ہوگا۔ اور آپؐ سے بڑھ کر منفق کوئی نہیں تھا نہ تھا، نہ ہے نہ ہوگا۔ اس پہلو سے آپؐ نے ہر اس صفت میں درجۂ کمال حاصل کر لیا جو یہاں بیان ہوئی اور "مستغفرین بالاسحار" کا مضمون بھی سب سے زیادہ شان کے ساتھ آپؐ کے وجود پر صادق آیا۔

اسی لئے آپ کے استغفار میں سب دنیا کے لئے استغفار شامل ہو گئی۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح خدا کے فرشتے، اُس کے کمزور بندوں کے لئے استغفار کرنے پر مامور ہیں اسی طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا کے کمزور بندوں کے لئے استغفار کرنے پر مامور تھے اور کفارے کا جو حقیقی اور سچا مضمون ہے وہ یہی ہے۔ باقی سب قصے ہیں۔ مسیحیت کے کفارے کا جو تصور ہے بالکل بے معنی ہے۔ اصل میں یہی کفارہ ہے کہ انسان ان صفات کا مالک ہو جائے اور پھر دوسروں کیلئے اپنی روح اور اپنے وجود کو وقف کر دے اور اُن کا دکھ ان معنوں میں اپنا لے کہ جہاں تک توفیق ہو، وہ دکھ دور کرنے کی کوشش کرے اور جہاں تک وہ دکھ دکھ اٹھا کر دور کیا جا سکتا ہے دکھ اٹھا کر دور کیا جائے۔ آپ تکلیف میں مبتلا ہو کر بھی، دوسرے کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کی جائے یہ وہ سارے مضامین ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اپنے درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔ اس پہلو سے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے استغفار پر مامور فرمایا گیا۔ اور خصوصیت سے مومن بندوں کے لئے اور اُن کے لئے جو ان صفات میں آپؐ کے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کو اگر آپ سمجھیں تو استغفار کا وہ مضمون جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، ہی سمجھ نہیں آتا بلکہ

شفاعت کا مضمون بھی

سمجھ آجاتا ہے۔

جب مومن ان صفات میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنا شروع ہوتا ہے، جب ان چاروں صفات میں وہ جوڑ قائم کر لیتا ہے اور پھر مستغفرین بالاسحار میں بھی شامل ہو جاتا ہے تو وہاں سے شفاعت کا ایک امکان روشن ہونا شروع ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہونے کا ایک استحقاق پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان صفات میں کوئی خدا کا بندہ کس حد تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوند اختیار کر گیا ہے۔ اور کس حد تک وہ پیوند حقیقی ہے اور دائمی ہے۔ پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم چونکہ ان سب امور میں کوشش کر رہے ہیں اس لئے ہم شفاعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق ہو گئے ہیں۔ استحقاق کا فیصلہ خدا تعالیٰ ہی کرے گا۔ مگر رستہ خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ اگر آپ یہ راستہ اختیار کریں گے تو آپ استغفار کے مستحق بھی ہوں گے اور استغفار کے بعد پھر شفاعت کا مضمون بھی جاری ہو سکتا ہے۔ اس پہلو سے اگر ہم دیکھیں تو۔

رمضان کو استغفار سے ایک خاص تعلق ہے

اور اسی لئے میں نے آج استغفار کا مضمون چنا ہے۔ اگرچہ ربوہ میں بھی چند سال پہلے میں استغفار اور توبہ کے مضمون پر دو تین خطبے دے چکا ہوں لیکن یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ اس وقت بھی مجھے تشنگی کا احساس تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہر رمضان میں بھی اسی موضوع پر لب کشائی کی جائے تو تب بھی یہ مضمون ختم ہونے والا نہیں۔ اس کے بہت پہلو ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں تو یہ مضمون اتنی گہرائی کے ساتھ اور وسعت کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ بعض دفعہ ایک ایک فقرے میں انسان ڈوب کر مضامین کا ایک جہان پا جاتا ہے۔ اور پھر اسی سیر میں اتنی باتیں ہاتھ آجاتی ہیں کہ اگر ان کا ذکر کیا جائے تو ایک خطبہ مشکل سے کافی ہوگا۔ اس لئے اختصار سے تو بہر حال کام لینا پڑتا ہے لیکن بعض جگہ پھر کچھ تفصیل بھی بیان کرنی پڑتی ہے۔ تاہم مقصد میرا یہ ہے کہ آپ استغفار کے مضمون پر غور کیا کریں۔ اور یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے ایک خطبہ سن لیا۔ یا دو خطبے سن لئے تو آپ نے استغفار کے مضمون کو پا لیا یا استغفار کا مضمون آپ کو سمجھ آگیا۔

یہ مضمون ساری زندگی پر حاوی ہے

اس کا تمام انسانی مفادات سے گہرا تعلق ہے اور یہ سابق سے بھی تعلق رکھنے والا مضمون ہے اور مستقبل سے بھی۔ ہر قسم کے انسانی فوائد خواہ وہ روحانی ہوں، یا دنیاوی ہوں۔ استغفار کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے استغفار کا تفصیل سے سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

رمضان شریف میں چونکہ استغفار کا خاص موسم آجاتا ہے اس لئے رمضان میں خصوصیت سے اس موضوع پر غور ہوتے رہنا چاہئے۔ باوجود اس کے کہ اس آیت کریمہ میں "بالاسحار" فرمایا گیا۔ لیکن مراد یہ نہیں ہے کہ باقی وقت استغفار کے نہیں ہیں۔ اسی طرح جب میں کہتا ہوں کہ رمضان، استغفار کا موسم ہے تو یہ ہرگز مراد نہیں کہ باقی اوقات استغفار کے اوقات یا موسم نہیں ہیں۔ دیکھیں، چیزیں ہر موسم میں اگی رہتی ہیں اور ہر موسم میں مرتی بھی رہتی ہیں لیکن پھر بھی، بہار کا بھی ایک موسم ہے اور خزاں کا بھی۔ اس لئے گناہوں سے بخشش حاصل کرنے کے لئے اگر کسی مہینے کو موسم

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

قرار دیا جا سکتا ہے تو وہ رمضان ہی کا مہینہ ہے۔

میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ "صادقین" کا لفظ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ باقی الفاظ بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن صادقین کے مضمون کے متعلق میں کچھ مزید بیان کروں گا۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے بہت سے استغفار غیر حقیقی ہو جاتے ہیں اور بے اثر اور بے نتیجہ ثابت ہوتے ہیں، اگر صداقت کا معیار بلند نہ ہو اور

صداقت کے معیار کے ساتھ ایک روشنی کا مضمون بھی ہے

اور المستغفرین بالاسحار میں روشنی کی طرف بھی اشارہ فرمایا گیا ہے جس کا صداقت کے ساتھ تعلق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ صداقت اور شعور یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گہرا رابطہ رکھتے ہیں اور شعور کے لئے بھی نئی نئی صبحیں آتی رہتی ہیں اور بسا اوقات انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں باشعور ہوں لیکن حقیقت میں وہ باشعور نہیں ہوتا۔ بلکہ اچانک اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ ایک اور شعور میں میں داخل ہو گیا ہوں۔ اس کے مقابل پر پہلا شعور گویا نیند کی حالت تھی۔ اس طرح والمستغفرین بالاسحار کا یہ مطلب بنتا ہے کہ وہ صداقت شعار لوگ جو اپنے حالات پر اپنے گناہوں کے بارے میں اپنی کمزوریوں کے متعلق غور کرتے رہتے ہیں، ان کے غور کا ماحصل ایک مقام پر نہیں کھڑا رہتا۔ جوں جوں ان کا شعور بیدار ہوتا رہتا ہے اور خدا تعالیٰ لطافتوں کی نئی صبحیں عطا فرماتا رہتا ہے، ہر وہ نئی صبح ان کے لئے استغفار کی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی ہے کیونکہ ان کو اپنی بعض اور چیزوں، کمزوریوں کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ تو یہ وہ صبحیں ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ یہاں مراد ہیں۔ اس پہلو سے آپ جب ایک عام انسان کے حالات کا جائزہ لیں تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس میں بھی یہ مضمون بیان ہوا ہے جس سے میں نے یہ اخذ کیا ہے، آپ کو معلوم ہو گا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے بھی ہیں تو احساس نہیں ہوتا [illegible] شعور اس حد تک مر چکا ہوتا ہے یا غفلت کی حالت میں ہوتا ہے کہ گناہ کرتے ہیں ان کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن کریم ایک دفعہ یہ فرماتا ہے کہ یہ لوگ [illegible] گناہ کرتے ہیں اور انکو کوئی خبر نہیں۔۔۔۔ چنانچہ سب سے پہلے استغفار کرنے والے پر جو صبح طلوع ہوتی ہے وہ اس کی [illegible] حالت ہے یعنی بعد کی حالتوں کے مقابل پر کثیف۔ وہ لطافت کا وہ مقام نہیں رکھتی۔ وہ تو گناہ کا احساس ہے یعنی عرف عام میں ہم جسے گناہ کہتے ہیں۔ وہ گناہ جنہیں ہم کبائر گناہ کہہ سکتے ہیں اور دوسرے بڑے بڑے گناہ بداخلاقیاں وغیرہ جو بغیر مذہبی دنیا میں بھی گناہ یا کمزوریاں کہلاتے ہیں۔ ان کا احساس پیدا ہوتا،

یہ پہلی صبح ہے

جو انسان کو نصیب ہو تو انسان استغفار کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اس کے بعد ان صبحوں کی کوئی حد نہیں رہتی اور انسان جوں جوں اپنے نفس میں ڈوبتا چلا جاتا ہے اپنے حالات کا جائزہ لیتا چلا جاتا ہے اس کو ہمیشہ اپنی بعض اور کمزوریاں دکھائی دینے لگتی ہیں جو آنکھ کو پہلے نظر نہیں آیا کرتی تھیں۔ بڑے بڑے با اخلاق لوگ ہیں جو بہت سی اخلاقی قدروں سے عاری بھی ہوتے ہیں اور جب دوسرے لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیسا منافق آدمی ہے۔ اُدھر سے با اخلاق ہے اور اِدھر سے یہ حالت ہے۔ چنانچہ وہ ان کے اخلاق کے دیگر دائروں کو بھی منافقانہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم اس مضمون کو نہیں سمجھتے کہ ضروری نہیں کہ بیداری کی حالت ہر جگہ ایک سی ہو۔ بعض پہلوؤں سے زندگی کے بعض شعبوں میں انسان بیدار ہو چکا ہوتا ہے بعض دوسرے شعبوں میں [illegible] ابھی بیدار نہیں ہوا [illegible] بعض دفعہ بعض خواتین اپنے خاوندوں سے [illegible] بڑا نیک [illegible] با اخلاق [illegible] دوستوں پر فدا اور قربانیاں کرنے والا ہے اور [illegible] بچوں پر ظلم کرتا ہے۔ یہ تو منافق انسان ہے۔ بعض ایسے دوستوں کا ذکر بھی وہ کرتی ہیں جن کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور

جہاں تک خدا تعالیٰ نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے

میں جانتا ہوں کہ وہ منافق اور جھوٹے بہر حال نہیں۔ اس وقت مجھے سمجھ آتی ہے کہ ان بیچاروں کی بیداری کی حالت جزوی ہے۔ بعض پہلوؤں سے بیدار ہو گئے ہیں اور ان کو خلق نصیب ہو گیا ہے اور بعض پہلوؤں سے وہ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں۔ اور کسی دن وہ اچانک جاگ سکتے ہیں اگر دعا کی جائے ان کو نصیحت کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اچانک جاگ اٹھیں تو اس پہلو سے قارعۃ ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ خدا کے دشمنوں کے لئے نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔

الم یان للذین آمنوا (۵۷:۱۷) قرآن کریم میں بیان ہوا ہے کہ کیا یہ لوگوں کے لئے وقت نہیں آیا؟ کہ وہ اپنے گناہوں کے لئے بیدار ہو جائیں اور محسوس کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کس حالت میں ہیں اور خدا تعالیٰ سے سچی توبہ کریں۔ یہ وہ مضمون ہے جو بعض دفعہ قارعہ کی طرح لوگوں کے دل پر کھٹکتا ہے اور ان کو بیدار کر دیتا ہے۔ قارعہ سے مراد یہی ہے کہ ایسی آواز جو دل ہلا دینے والی ہو۔ خواب غفلت سے جگا دینے والی ہو۔ دروازے کھٹکھٹانے والی ہو۔ تو بعضوں کی نیند کچی ہوتی ہے بعضوں کی پکی۔ اور ان کو مختلف قسم کی قارعۃ چاہئیں۔ بعض قارعۃ دکھوں کی صورت میں نازل ہوتی ہے اور مصائب کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔ اسی لئے اس وقت بھی ایک موسم آتا ہے استغفار کا اور خصوصیت کے ساتھ اس وقت استغفار کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

تو اصل بات یہ ہے کہ

مومن کو ایسی صبحوں کی تلاش میں رہنا چاہئے

اور اپنے نفس کے محاسبے کا معیار بلند کرتے رہنا چاہئے۔ اس کا ایک تعلق ایک اور صبح سے بھی ہے جو لطافت طبع کی صبح کہلا سکتی ہے۔ جتنا کسی شخص کی صداقت کا معیار بلند ہو اور اس کی لطافت طبع کی صبح زیادہ روشن ہو اسی حد تک وہ اپنے گناہوں کا جائزہ لینے کی زیادہ اہلیت رکھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ عام انسان کے گناہوں کے تصور اور ایک عارف باللہ ایک ولی کے گناہوں کے تصور اور ایک نبی کے گناہوں کے تصور میں اس صبح کی روشنی کے تصور میں فرق پیدا ہوتا ہے۔

آپ جب رات کو بجلی کی روشنی دیکھتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ اتنی روشنی ہو گئی ہے کہ اس میں ہر چیز نظر آ جائے گی۔ لیکن جب اسی روشنی کو سورج کے وقت دیکھیں تو وہ روشنی اندھیری نظر آتی ہے۔ اس میں کوئی نور دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح بعض دفعہ آپ چاندنی میں سمجھتے ہیں ایسی روشنی ہے کہ ہر چیز صاف، کھلی دکھائی دے رہی ہے اور جب آپ کوئی چیز تلاش کرنے لگیں تو اس وقت پتہ چلتا ہے کہ اس چاندنی میں تو اتنا نور نہیں ہے۔ اسی طرح صبح کی پہلی روشنی میں فرق ہے۔ سورج جب نصف النہار پہ پہنچ جائے تو اس وقت روشنی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ تو ہماری مادی لحاظ سے مثالیں ہیں۔

روحانی لحاظ سے یہ مضمون اس سے بہت زیادہ منازل رکھتا ہے

بلکہ لامتناہی کہنا چاہئے۔ کیونکہ جب سورج سے ہم روشنی پاتے ہیں وہ خدا کا نور ہے۔ اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس لئے وہ عالی ظرف لوگ یا عارف باللہ بزرگ اولیاء یا انبیاء ان کے اندر درجہ بدرجہ احساس گناہ کا شعور اس تیزی سے [illegible] اور یہ صبحیں ان کو بھی زیادہ تیزی سے نصیب ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بعض [illegible] مقام نہیں [illegible] درحقیقت وہ صبح روشن ہو جاتی ہے ان کو ان گناہ دکھائی دیتے ہیں جہاں عام انسان کو دکھائی ہی نہیں دے سکتا۔ آپ حیران ہوں گے [illegible] کہ یہ اتنے بزرگ لوگ اور صبح شام ہر وقت استغفار کرتے رہتے ہیں۔ پتہ نہیں ان کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے گناہ کون سا کیا ہے اور جب وہ اپنے متعلق زبان استعمال کرتے ہیں جس طرح داؤد علیہ السلام نے زبور میں کی جس طرح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق اپنے کلام میں کی تو بعض دفعہ ایک جاہل آدمی تو نفرت کی نگاہ ڈالنے لگتا ہے۔ اچھا! یہ مامور من اللہ بنا پھرتا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ہمیں نصیحت کرنے آیا ہے اور اپنا اعتراف یہ ہے کہ ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

پھر یہ غافل دنیا کے کیڑے تمسخر کیا کرتے ہیں ان بزرگوں پر جن کی صبحوں کا تصور بھی کبھی ان کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ اندھیروں کی مخلوق ہوتے ہوئے یہ روشنی کی مخلوق پر ہنستے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں کہ دیکھو ان کو اپنی وہ چیز نظر آرہی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جس گند میں ہیں اس نسبت سے وہ باتیں کر رہے ہیں اور پھر ساتھ اس گناہ کو دیکھنے کے باوجود کہتے ہیں کہ ہم مصلح ہیں اور ہم لوگوں کی اصلاح کی خاطر بھیجے گئے ہیں۔ پھر وہ حضرت داؤد علیہ السلام سے تمسخر کریں یا اس زمانے کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام سے تمسخر کریں جو بھی صورت ہو جہالت یہ ہے کہ وہ ظلمت کے رہنے والے ہیں اور صبح سے ناواقف ہیں۔ اس لئے جب یہ فرمایا ... والمستغفرین بالاسحار ... تو اس میں یہ مضمون باندھا گیا ہے کہ

ان کو خدا نئی نئی صبحیں عطا کرتا چلا جاتا ہے

اور پھر صبح ان کی کمزوریاں ان پر روشن کرتی چلی جاتی ہیں۔ اور جتنا زیادہ صبح کے بندے ہوں گے جتنا زیادہ خدا کے نور میں چلنے والے ہوں گے اتنا زیادہ ان کو استغفار کی طرف بھی توجہ ہوگی اور ان کے استغفار میں لطافتیں ہوں گی۔ ایسے باریک مضامین داخل ہو جائیں گے کہ جس کا وہم و گمان بھی کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو یہ تین جھوٹوں والی حدیث بیان کی جاتی ہے۔ یا تو یہ حدیث ہی غلط ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے نبی تو جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ یا پھر وہ حدیث ان معنوں میں سچی ہے کہ تم لوگ جس چیز کو کامل سچائی سمجھتے ہو بعض انبیاء کرام اتنا روشن ضمیر رکھتے ہیں کہ ان کے اندر بھی بعض ایسے پہلو پائے جاتے ہیں کہ ان کے معیار کے مطابق وہ سچائی نہیں ہو سکتی۔ یا سچائی نہیں کہلاتی۔ اور یہ مضمون جب آگے بڑھ جاتا ہے تو ایسے لوگ جو اپنے بعض بیانات کو بہت ہی باریک نظر سے دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شائبہ سچ کے معیار پر پورا نہ اترا ہو۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی نظر میں صدیق کہلا رہے ہوتے ہیں چنانچہ وہی (حضرت) ابراہیم علیہ السلام جن کے متعلق حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین مواقع پر گویا انہوں نے جھوٹ بولا۔ وہاں لفظ "گویا" کو داخل کرنا ضروری ہے۔ اسی ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ وہ صدیق نبی تھا۔

پس یہ جو اعتراف حقیقت ہے اس کا تعلق صداقت سے بھی ہے اور اسحار سے بھی ہے۔ اسی لئے اس

رمضان میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ صداقت نصیب ہو

بعض لوگوں کو صداقت صرف یہ دکھائی دیتی ہے کہ دوسرے کی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور چونکہ عالم الغیب نہیں ہیں۔ وہ بعض دفعہ جہاں کمزوریاں دیکھ رہے ہوتے ہیں وہاں کمزوری نہیں ہوتی بلکہ کوئی اور وجہ ہوتی ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ وہ شخص جو اپنی کمزوری نہیں دیکھ سکتا اس کو یہ توفیق کیسے ہو سکتی ہے کہ کسی دوسرے کی کمزوری دیکھ سکے۔ اس لئے روشن ضمیری ضروری ہے گناہوں کے اعتراف کے لئے۔ اور دوسروں کی کمزوریاں نہیں دکھائی دے سکتیں حقیقی اور سچے معنوں میں جب تک انسان اپنی کمزوریاں دیکھنے کا اہل نہ ہو۔ پس اپنے وجود کی طرف توجہ کریں بجائے اس کے کہ دوسروں کے وجود کی طرف توجہ کریں اور رمضان مبارک میں یہ اندرونی روشنی حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے نتیجے میں آپ کو خدا تعالیٰ نئی سے نئی صبحیں عطا فرماتا چلا جائے گا۔

اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور بعض واقعات کی روشنی میں اس مضمون پر کچھ اور روشنی ڈالتا ہوں۔

میں نے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے قرآن کریم کی بہت سی آیات اکٹھی کی تھیں لیکن ایک ہی آیت کو بیان کرنے میں اتنا وقت گذر چکا ہے کہ ان کو پھر کبھی آئندہ وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ہو سکتا ہے کہ اگلا خطبہ بھی اسی مضمون پر دیا جائے کیونکہ رمضان کا موسم خصوصیت سے استغفار سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کوئی چور یا خونی چوری یا خونریزی کرتا ہے تو خدا اس کے دل میں اسی وقت ڈال دیتا ہے کہ تم نے یہ کام برا کیا اچھا نہیں کیا۔ لیکن وہ ایسے القاء کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کا نور قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے۔"

یہ جو لفظ نور قلب ہے اسی کی بنیاد "المستغفرین بالاسحار" پر ہے جو وہ صبحیں ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

یہاں اسی نور قلب اسی صبح کی بات ہو رہی ہے

بعضوں کی صبحیں اتنی دھندلائی جاتی ہیں یا جنہیں ان کی صبح کاذب کہتے ہیں اتنی معمولی روشنی ہوتی ہے کہ ان کو اپنے موٹے موٹے گناہ بھی دکھائی نہیں دیتے حالانکہ خدا تعالیٰ کی آواز تو ان تک بھی پہنچ رہی ہے۔ یہاں آواز اور نور کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تقابل فرمایا ہے یہ بہت دلچسپ ہے جتنا انسان نور قلب سے محروم ہوتا چلا جائے اتنا وہ دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہوتا چلا جاتا ہے۔ آواز کے ذریعے۔ چنانچہ اندھے کے لئے آواز ہی روشنی کا کام دیتی ہے تو فرمایا:۔

"ایسے لوگ ہیں جو دل کے اندھے ہیں اور ان کو آواز بھی فائدہ نہیں دیتی۔ ..."

کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز تو سنتے ہیں کہ تم ٹھوکر کے مقام پر جا رہے ہو یہاں گرو گے یہاں تمہیں تکلیف پہنچے گی۔ لیکن دل کے ایسے اندھے ہوتے ہیں اور ان کے اندر ایسی خود پرستی داخل ہو جاتی ہے کہ وہ اس آواز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور خود سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

"اور عقل بھی ضعیف" یعنی اس کا نور قلب بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور عقل بھی ضعیف ہوتی چلی جاتی ہے اور قوت بہیمیہ یعنی نفسانی قوت اور جو حیوانی قوت ہے۔ وہ غالب اور نفس طالب ہوتا چلا جاتا ہے۔"

یہ قوت جتنی غالب ہو، اتنی نفس کی قوت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلکہ بعض الفاظ ہیں ان سب کا۔

قرآن کریم اور احادیث کے مضامین سے گہرا تعلق ہے

اور ہر ایک کی جڑیں یا قرآن کریم میں ہیں یا سنت نبوی میں ہیں۔ اب طالب ہوتا چلا جاتا ہے اس مضمون کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کا تذکرہ کرنا چاہئے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنم کہے گی ھل من مزید۔ جتنی گناہ کی طلب بڑھے گی اتنی ہی مزید کی خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے اور عذاب میں بھی اتنا ہی زیادہ انسان خود اپنے عذاب کو طلب کے ذریعے گویا بڑھاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قوت بہیمیہ غالب اور نفس طالب ..... سو اس طور کی طبیعتیں بھی دنیا میں پائی جاتی ہیں جن کا وجود روزمرہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے۔ ان کے نفس کا شورش اور اشتعال فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دور کرے۔ ہاں خدا نے ان کا ایک علاج بھی رکھا ہے۔ وہ کیا ہے؟ توبہ و استغفار اور ندامت۔ یعنی جبکہ برا فعل جو ان کے نفس کا تقاضا ہے ان سے صادر ہو یا حسب خاصہ فطرتی کوئی برا خیال دل میں آوے تو اگر وہ توبہ و استغفار سے اس کا تدارک چاہیں تو خدا اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ بار بار ٹھوکر کھانے سے بار بار نادم اور تائب ہوں تو ندامت اور توبہ آلودگی کو دھو ڈالتی ہے۔ یہی حقیقی کفارہ ہے جو فطرتی گناہ کا علاج ہے۔"

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مضمون کو کفارہ بیان فرما رہے ہیں کہ کفارہ کا باقی جو مضمون ہے وہ تو ڈھکوسلا ہے حقیقی کفارہ یہی ہے

"اسی طرف اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :- وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنی جس سے کوئی بدعملی ہو جائے یا اپنے نفس پر کسی نوع کا ظلم کرے اور پھر پشیمان ہو کر خدا سے معافی چاہے تو خدا کو غفور رحیم پائے گا۔ اس لطیف اور پُر حکمت عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے لغزش اور گناہ نفوسِ ناقصہ کا خاصہ ہے جو ان سے سرزد ہوتا ہے اس کے مقابل پر

خدا کا ازلی اور ابدی خاصہ مغفرت اور رحم ہے

اور اپنی ذات میں وہ غفور رحیم ہے۔ یعنی اس کی مغفرت سرسری اور اتفاقی نہیں بلکہ وہ اس کی ذات قدیم کی صفت قدیم ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور جوہر قابل پر اس کا فیضان چاہتا ہے۔ یعنی جب کبھی کوئی بشر بروقت صدورِ لغزش و گناہ، بندامت و توبہ خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ خدا کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ رحمت اور مغفرت کے ساتھ خدا اس کی طرف رجوع کرے اور یہ رجوع الٰہی بندہ نادم اور تائب کی طرف ایک یا دو مرتبہ میں محدود نہیں بلکہ یہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں خاصہ دائمی ہے۔ اور جب تک کوئی گناہگار توبہ کی حالت میں اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ خاصہ اس کا ضرور اس پر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ پس خدا کا قانونِ قدرت یہ نہیں ہے کہ جو ٹھوکر کھانے والی طبیعتیں ہیں۔ ٹھوکر نہ کھاویں یا جو لوگ قوائے بہیمیہ یا غضبیہ کے مغلوب ہیں ان کی فطرت بدل دی جاوے۔ بلکہ اس کا قانون جو قدیم سے بندھا چلا آتا ہے یہی ہے کہ ناقص لوگ جو بمقتضا اپنا ذاتی نقصان کے گناہ کریں وہ توبہ اور استغفار کر کے بخشے جاویں"

(براہین احمدیہ چہارم حصص ۱۸۷-۱۸۹ حاشیہ)

یہ مضمون چونکہ بعض پہلوؤں سے دقیق ہے اور مزید تفصیل چاہتا ہے اس لئے انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اسی مضمون کو یہاں سے اٹھاتے ہوئے اس سلسلے میں مزید چند باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ مقصد میرا یہ ہے کہ

استغفار کے مضمون کو آپ اچھی طرح سمجھ جائیں

کیونکہ جوں جوں آپ استغفار کے مضمون سے واقف ہوتے چلے جائیں گے آپ اس سے استفادے کے زیادہ اہل ہوتے چلے جائیں گے۔ ورنہ خالی استغفر اللہ کہنے سے ... ویسے تو خدا مالک ہے بخش سکتا ہے جس طرح چاہے، جب چاہے بخش دے لیکن ویسا استفادہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھنے سے استفادہ ہو سکتا ہے۔ مشرق اور مغرب میں جو عظیم الشان ترقیات کا فرق ہے یہاں تک کہ مشرق کے بعض ممالک کو اب تھرڈ ورلڈ (THIRD WORLD) کہا جاتا ہے، وہ یہی فرق ہے کہ یہاں مغرب کے لوگوں نے قانونِ قدرت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اور خدا تعالیٰ کی مخلوقات کی کنہہ کو دریافت کرنے کی جدوجہد کی اور مضامین کے اندر ڈوبتے چلے گئے اور ان اجسام کی جو زندگی بھی نہیں رکھتے تھے ان کی بھی عادات دریافت کرنے لگے جو عادات پھر آئین کی دریافت پر منتج ہوئیں اور اسی طرح یہ مضمون بڑھتا چلا گیا لہٰذا بہت معمولی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو جب انہوں نے دریافت کریں تو اس سے غیر معمولی استفادہ کیا۔ یہ جو آج کل کمپیوٹرز COMPUTERS نکلے ہوئے ہیں اور الیکٹرانکس کے (ELECTRONIC) بلکہ ہماری دنیا کی اکثر چیزیں کمپیوٹرز اور الیکٹرانکس کی محتاج ہو گئی ہیں۔ اس میں چھوٹی چھوٹی معلومات ہی ہیں کہ کوئی چیز کس طرح BEHAVE کرتی ہے کس طرح وہ ایک دوسرے کے ساتھ رد عمل دکھاتی ہے ان چیزوں اور ان عادات کو سمجھنے کے نتیجے میں ان معاملوں کو سمجھنے کے نتیجے میں کتنی عظیم الشان ترقی ہوتی ہے۔ پس روحانی ترقیات کے لئے استغفار کے مضمون کو خوب حقیقت کے ساتھ سمجھنا بڑا ضروری ہے۔ اس مضمون پر اگر آپ کی گہری نظر ہو تو آپ کو اس سے استفادے کے بہت سے نئے مواقع ہاتھ آ جائیں گے جو پہلے نہیں تھے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی روحانی حالت دن بدن پہلے سے زیادہ اور نمایاں ترقی کرتی چلی جائے گی۔

اسی لئے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبے میں اس کے دوسرے حصے کو بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

پروگرام دورہ

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال آمد

اور

مکرم سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال آمد حسب ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کے بقایا جات کی وصولی، سابقہ وعدوں میں گرانقدر اضافہ اور قبل المدتی نئے وعدوں کے حصول کی غرض سے اور مکرم سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد لازمی و دیگر چندہ جات کے حسابات کی پڑتال، باشرح بجٹ کی تشخیص اور وصولی بقایا جات سال گذشتہ کے لئے مورخہ ۱۵/۶ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ اب جبکہ صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن کی تیاریاں اپنے جوبن پر ہیں اور حضور پُرنور ہر فرد جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ لازمی و دیگر چندہ جات میں بھی باشرح ادائیگی کی پرزور تلقین فرما رہے ہیں عہدیداران کرام مبلغین و معلمین سلسلہ اور مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ پروگرام کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اس دورہ کو ہر رنگ میں کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

متعلقہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط و سرکلرز بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۵/۶/۸۸	کرناٹکا۔ کرنول	۲۱/۷/۸۸	۲	۲۳/۷/۸۸
بمبئی	۱۷/۶/۸۸	۴	۲۱	میلاپالیم	۲۳	۲	۲۵
حیدرآباد و سکندرآباد	۲۲	۵	۲۷	مدراس	۲۶	۳	۲۹
چنتہ کنٹہ۔ جڈچرلہ	۲۷	۲	۲۹	بھبنیشور	۳۰	۱	۳۱
یادگیر۔ گلبرگہ	۲۹	۲	۱/۷/۸۸	کیرنگ	۱/۸/۸۸	۳	۴/۸/۸۸
بنگلور	۲/۷/۸۸	۴	۶	کٹک۔ سورو	۴	۲	۶
شیموگہ۔ سورب	۶	۲	۸	کلکتہ	۶	۷	۱۳
مرکرہ	۸	۲	۱۰	مونگھیر۔ بہار	۱۳	۴	۱۷
پینگاڈی	۱۰	۲	۱۲	جمشید پور	۱۷	۱	۱۸
کنانور۔ کنڈلائی	۱۲	۲	۱۴	بھاگلپور۔ برہ پورہ	۱۹	۲	۲۱
کوڈالی۔ مٹانور	۱۴	۱	۱۵	کانپور ملکی	۲۱	۲	۲۳
کالیکٹ	۱۵	۳	۱۸	دہلی	۲۴	۱	۲۵
منارگھاٹ	۱۸	۱	۱۹	راجستھان	۲۶	۵	۳۱
وانی یمبلم	۱۹	۱	۲۰	قادیان	۳/۹/۸۸	-	-
ارناکولم۔ کوچین	۲۰	۱	۲۱				

(ادائیگی صد سالہ جوبلی فنڈ کی آخری تاریخ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ادائیگی وعدہ جات "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر فرمائی ہے۔ بقایا داران سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی واجب الادا رقوم جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قسط اوّل

تحفظ ختم نبوت کی علمبردار ۔ جماعت احمدیہ

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان برموقع جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۷ء

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب: آیت ۴۱)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے مطابق جماعت احمدیہ کا یہ پختہ عقیدہ اور یقین ہے کہ سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی شک و شبہ کے خاتم النبیین ہیں۔ اور جو شخص بھی جماعت احمدیہ پر ختم نبوت کا منکر ہونے کا الزام لگاتا ہے اُس کے بارے میں ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ یقیناً اُس کے اپنے دل کے کسی گوشے میں کچھ ایسا چور ہے جس کو چھپانے کے لئے وہ اپنے ضمیر کی سیاہی جماعت احمدیہ کے دامن پر پھیلا کر مطمئن ہونا چاہتا ہے۔ ورنہ خود جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے جامع مسجد دہلی میں اپنے عقائد کا اظہار کرتے ہوئے کھلے الفاظ میں فرمایا:۔

"میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(تقریر واجب الاعلان بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۴۴)

انکار ختم نبوت کے اس سنگین اتہام کی تردید میں آپؑ نے فرمایا۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے، یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور اُن کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۱-۲۴۲)

یہی نہیں بلکہ آپؑ نے حلفاً یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"مجھے خدا کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں مومن اور مسلمان ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ، اُس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔"

(ترجمہ از عربی عبارت حمامۃ البشریٰ ص۸)

پس جماعت احمدیہ کا ہر فرد، بانی جماعت احمدیہ کے الفاظ میں ببانگ دہل یہ اعلان کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمد مختار ہیں
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب

لیکن تعجب اور ظلم کی انتہا ہے کہ ان صریح اور واشگاف اعلانات و اقرار کے باوجود قریباً ایک صدی سے جماعت احمدیہ پر مخالف علماء "انکار ختم نبوت" کے تیروں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ ہر دور کے علماء نے سیاسی و سماجی مفادات کے حصول کے لئے ایسے بے بنیاد، غلط اور جھوٹے الزامات کا نشانہ جماعت احمدیہ کو بنایا۔ لیکن گزشتہ چار سال سے ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا ہے اس میں حکومتی سطح پر اسی فرسودہ اور بیگانہ ہتھیار کو استعمال کر کے "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر سیاسی لیڈروں اور ان کے خریدے ہوئے علماء نے نہ صرف یہ کہ سادہ لوح عامۃ المسلمین کے جذبات کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا اور ملک میں بدامنی پیدا کی ہے بلکہ اسلامی تعلیمات و اصولوں اور خود اپنے ہی عقائد کا نہایت ہی گندا اور بھونڈا مذاق اڑایا ہے۔ کیونکہ اوّل تو جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی قائل اور معتقد ہے، منکر نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ "ختم نبوت" کے عقیدہ میں درحقیقت جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان لفظی نزاع اور اختلاف کے باوجود کئی پہلوؤں میں اتفاق بھی ہے۔ جنہیں نظرانداز کرنے کی وجہ سے عام مسلمان بھائی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

• وہ یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور ہم بھی یہی مانتے ہیں۔

• وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی اتباع سے الگ ہو کر یا آپ کی شریعت سے آزاد ہو کر آئے۔ اور ہم بھی یہی مانتے ہیں۔

• وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا مسیح موعود شریعت محمدیہ کا تابع ہوگا۔ نہ کہ شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا۔ اور ہم بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

البتہ اگر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ غیر احمدی علماء مسیح موعود سے مراد مسیح اسرائیلی لیتے ہیں۔ جبکہ ہم مسیح موعود سے مسیح محمدی یعنی امت محمدیہ ہی کا ایک فرد مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ مسیح اسرائیلی کی وفات کا ثبوت قرآن مجید اور عقلی و نقلی دلائل سے ملتا ہے جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ" (آل عمران: ۵۰) قرار دیا ہے۔ وہ امت محمدیہ کے رسول نہیں بن سکتے۔ بلکہ نزول عیسیٰؑ سے مراد امت محمدیہ ہی کے کسی ایسے شخص کا ظہور ہے جو فضل و شرف میں عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہو۔ جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَجَبَ نُزُوْلُهٗ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ"

(تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ [illegible])

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے۔

نیز ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا مسیح موعود بھی نبی اللہ ہے۔ آپ ہی کی امت میں سے اور آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہو کر آسکتا ہے۔ باہر سے نہیں۔ اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے یہ امر ذہن نشین کر لینا از حد ضروری ہے کہ نبوت کی تین اقسام ہیں۔

(۱)۔ اوّل وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نئی شریعت لاتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے یا جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کی شریعت دی گئی۔ ایسے نبی صاحب شریعت یا تشریعی نبی کہلاتے ہیں اور اس قسم کے نبیوں کی نبوت کو حقیقی نبوت بھی کہا جاتا ہے کیونکہ نبوت کے ہر سلسلہ کا آغاز تشریعی نبوت سے ہوتا ہے اور باقی قسم کی نبوتیں بعد میں آتی ہیں۔

(۲)۔ دوسرے وہ نبی جو نئی شریعت تو نہیں لاتے البتہ اُن کو کسی سابقہ شریعت کی خدمت کے لئے بھیجا جاتا ہے لیکن اُن کی اس نبوت کو مستقل

کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہیں یہ نبوت کسی پہلے نبی کی پیروی اور اتباع کی وجہ سے نہیں ملی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ یہ غیر تشریعی اور مستقل نبی تھے۔ کیونکہ ان کی نبوت کے حصول میں حضرت موسیٰؑ کی اتباع کا کوئی دخل نہیں تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے براہِ راست اپنی ذاتی حیثیت میں یہ انعام ان نبیوں نے پایا تھا۔

(۳) ۔ تیسرے وہ نبی جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ ہی کسی پہلے نبی کی پیروی سے آزاد ہو۔ بلکہ اس کی نبوت کسی سابق نبی کی اتباع سے ملے اور وہ نبوت اسی متبوع نبی کی ظل اور اس کا عکس اور اس کا حصہ ہو۔ یعنی وہ اپنے پیشوا نبی کے نور سے روشنی لے کر منور ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی نبوت تھی۔ جو آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی میں اور کامل پیروی میں حاصل کی جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلعم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

اسی قسم کی نبوت کو ظلی اور غیر مستقل نبوت کہا جاتا ہے۔ یا نبوت، ولایت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ایسے نبی کو صرف نبی کہنا درست نہیں ہوتا بلکہ امتی نبی کہنا زیادہ صحیح ہوتا ہے۔

غیر از جماعت عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تینوں قسم کی نبوت کلی طور پر بند ہو چکی ہے اور آپ کے بعد کوئی شخص خواہ وہ نبوت کی کسی بھی قسم کا حامل ہو تا قیامت تک بالکل نہیں آسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ ختم نبوت کے اس مفہوم کے مطابق گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے نبوت کی تمام نہریں ہمیشہ کے لیے بند ہو چکی ہیں اور نہ صرف غیر قوموں اور غیر امتوں کے لئے بلکہ خود آپ کی اپنی امت کے افراد کے لئے بھی جس کو خیر امت قرار دیا گیا ہے یہ دروازہ کلّی طور پر بند ہے۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو نبوت کے بند ہو جانے پر اتنا زور اور شدت ہے تو دوسری طرف یہ عقیدہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آنحضرت صلعم سے چھ سو برس قبل حضرت موسیٰؑ کی شریعت تورات کی خدمت کے لئے مستقل نبوت پاکر مبعوث ہوئے تھے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے دوبارہ آئیں گے۔ وہ نبی بھی ہوں گے اور ان کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت میں کسی قسم کا کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ان ہر دو عقائد میں نہ صرف کھلا کھلا تضاد پایا جاتا ہے بلکہ اس سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسر شان لازم آتی ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضور اکرم صلعم نے دنیا میں فیضان الٰہی کے چشمے کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر دیا اور آپ کی امت کو خیر امت ہونے کے باوجود ایک غیر قوم کے نبی کا محتاج ہونا پڑا۔

اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی دو قسم کی نبوت، یعنی شرعی نبوت، اور مستقل آزاد نبوت کا دروازہ تو کلی طور پر بند ہو چکا ہے کیونکہ ان دونوں قسم کی نبوتوں کے اجراء سے آنحضرت صلعم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک لازم آتی ہے مگر تیسری قسم کی نبوت جس کا حامل ظلی نبی اور امتی نبی کہلاتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کے فیضان سے مستفیض ہو کر آپ کی غلامی میں آسکتا ہے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک نہیں بلکہ آپ کی نبوت کا کمال اور آپ کی قوت قدسیہ کا فیضان ثابت ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق اس قسم کی نبوت سے ختم نبوت کی مہر بھی نہیں ٹوٹتی۔ اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی رخنہ پڑتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اصل مستقل، شرعی اور فیض دہندہ نبی ہونے کے لحاظ سے آپ ہی آخری نبی رہتے ہیں۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ امت محمدیہ میں آنے سے ختم نبوت کی مہر بھی ٹوٹتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان بھی لازم آتی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا منصب براہ راست ملا ہے۔ نہ کہ آنحضرت صلعم کی اتباع کے نتیجہ میں۔

اسی اہم نکتہ کو بیان کرتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں بڑے یقین اور دعوے سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے اور وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمۂ نبوت کو چھوڑتا ہے میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس وہی مہر نبوت محمدی نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور آپ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپ ہی کا تربیت اور تعلیم یافتہ مسیح موعود آپ کی امت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو میں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں۔ لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہو گئی ہیں، جن کو نور نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔"
(الحکم ۱۰ر جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آج کل محض جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اندھے ہو کر بغض و حسد اور تعصب کے جذبات سے مغلوب ہو کر سستی شہرت حاصل کرنے اور عامۃ المسلمین کو بھڑکانے اور ورغلانے کے لئے غیر احمدی علماء تمام قرآنی حقائق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مفہوم ہے کہ اب آپ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس سے ایک طرف تو خود ان کا اپنا یہ عقیدہ باطل ٹھہرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح موعود آئیں گے، جنہیں پیشگوئی میں نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں تیس بلکہ بعض روایات میں ستر اور بہتر دجالوں کا آنا ثابت ہے۔ جو امت محمدیہ کے علاوہ دوسری امتوں کو بھی گمراہ کرنے کے لئے فتنہ و فساد برپا کریں گے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس صورت میں ایسے دجالی فتنوں کو دور کرنے کے لئے کسی نبی کا نہ آنا بلکہ نبی کی بعثت کو روکنا اور دجالوں کی آمد کو نہ روکنا ـــــ کیا امت مسلمہ کے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا محلِ مدح میں قرار پائے گا یا محلِ ذم میں ـــ؟ کیا ہم اس بات کو عقلی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا باعث قرار دے سکتے ہیں؟ نہیں! اور ہرگز نہیں!! ایسا خیال تو سراسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان اور ہتک کا موجب ہے۔ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔

(باقی آئندہ)

درخواست دعا ۔ میرے بیٹوں عزیز نکیم احمد سلمہٗ نے میٹرک اور عزیز خلیل احمد سلمہٗ نے بی کام کا امتحان دیا ہے۔ ہر دو عزیزان کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: امۃ القیوم بیگم (ڈھینکانال اڑیسہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰/۵/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز ولد مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز درویش مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم حافظ عبد العزیز صاحب درویش مرحوم کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ بدر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

قاہرہ (مصر) میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی سرگرمیاں

مکرم رفیق احمد صاحب ناصر مقیم قاہرہ (مصر) تحریر کرتے ہیں کہ یہاں ہر سال ماہ جنوری اور فروری میں بیس روزہ بک فیئر لگتا ہے جس میں عالمی شہرت کے حامل بڑے بڑے مصنفین شرکت کرتے ہیں اور بک فیئر کو دیکھنے کے لئے کم و بیش پانچ ملین لوگ دور و نزدیک سے آتے ہیں۔ امسال حکومت کی اجازت سے جماعت احمدیہ قاہرہ کی طرف سے بھی بک فیئر میں تراجم قرآن کریم اور اسلامی کتب کا سٹال لگایا گیا جس کے ذریعہ جماعتی تبلیغ کا بہترین موقعہ ملا۔ جناب محمد مبارک صاحب رئیس بھی اپنے وزراء اور بعض سفیروں کے ساتھ ہمارے بک سٹال میں تشریف لائے۔ انہیں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن پیش کیا گیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا۔ نمائش کے بعد ازہر یونیورسٹی قاہرہ کو بعض زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔ نیز روس کے سفیر مسٹر جورا فینوف جینادی، مغربی جرمنی کے سفیر MR. EBERHARD SHUPPIOS، ہندوستان کے سفیر مسٹر ... ایس بھوٹانی، برطانوی سفیر مقیم قاہرہ (مصر)، اٹلی کے کلچرل اتاشی پروفیسر ڈیوڈ گلامیڈو، آسٹریا کے کلچرل اتاشی اور ویٹیکن سٹی کے سفیر MR. JOVANI MORITTEE جو کیتھولک چرچ کے ساری دنیا کے نمائندہ ہیں، سے ملاقات کر کے ہر ایک کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ہر ایک نے یہ بیش قیمت روحانی تحفہ خوشی سے قبول کیا۔ ویٹیکن کے سفیر نے بھی ہمیں خیرسگالی کے طور پر بائیبل کا عربی ترجمہ تحفۃً دیا۔ اس تمام کارگزاری میں مرکزی نمائندہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید اور خاکسار کو بھی شریک ہونے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ۔

مؤرخہ ۲۶؍۲؍۸۸ کو جماعت احمدیہ قاہرہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی صلعم کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم حاتم صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی اردو نظم خوانی کے بعد مکرم عبد المجید صاحب آف غانا، مکرم احمد مکی صاحب آف امریکہ، مکرم منیر احمد صاحب جاوید اور خاکسار نے عربی اور انگریزی میں تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

گورنر بہار کی خدمت میں قرآن مجید اور لٹریچر کی پیشکش

محترم سید فضل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پٹنہ تحریر فرماتے ہیں کہ مؤرخہ ۵؍۴؍۸۸ کو جماعت احمدیہ پٹنہ کی طرف سے گورنر بہار شری گوبند نارائن سنگھ صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا ہندی ترجمہ اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا جسے موصوف نے خوشی سے قبول کیا۔ اسی موقعہ پر موصوف کو جماعت احمدیہ سے تفصیل کے ساتھ متعارف بھی کرایا گیا۔

چیف منسٹر آندھرا کی افطار پارٹی میں نمائندہ جماعت احمدیہ کی شمولیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ (آندھرا) تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۱۵؍۴؍۸۸ کو چیف منسٹر آندھرا پردیش مسٹر این ٹی راما راؤ نے شہر کے جوبلی ہال باغ عام میں افطار پارٹی پر مدعو کیا۔ جس میں خاکسار نے بھی شرکت کی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے جناب چیف منسٹر صاحب کو تلگو زبان میں جماعتی لٹریچر دیا جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا۔ اسی طرح نواب میر عثمان علی خان صاحب سابق والیٔ حیدرآباد کے داماد نواب کاظم یار جنگ کو بھی جماعت کا لٹریچر دیا گیا جو موصوف نے انتہائی بشاشت کے ساتھ قبول کیا۔ (واضح رہے کہ نواب میر عثمان علی خان صاحب وہ معروف شخصیت ہیں جنہیں مخاطب کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے معرکۃ الآراء کتاب تحفۃ الملوک تصنیف فرمائی تھی۔) ان کے علاوہ متعدد دوسرے معززین سے بھی ملاقات کی گئی اور انہیں جماعت سے متعارف کراتے ہوئے لٹریچر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم ارشاد حسین احمد صاحب نے خصوصی تعاون کیا فجزاہ اللہ خیراً۔

گورودوارہ کیمبل بے انڈیمان میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ ۱۳؍۴؍۸۸ کو بیساکھی کے موقعہ پر خاکسار نے گورودوارہ کیمبل بے انڈیمان میں سکھ مسلم اتحاد کے موضوع پر تقریر کی جس میں گورو گوبند سنگھ صاحب کے ساتھ مسلمانوں کے بہترین تعلقات پر روشنی ڈالی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی بشارت دی۔ اس موقعہ پر لفٹیننٹ گورنر انڈیمان جناب تیرتھ سنگھ اوبرائے جناب D.C صاحب نکوبار اور A.C صاحب کیمبل بے بھی حاضر تھے۔ جناب لفٹیننٹ گورنر صاحب نے دوران تقریر فرمایا کہ عموماً کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں اور سکھوں میں مذہبی لڑائی تھی یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں سکھوں کے ساتھ مسلمانوں کے اچھے تعلقات رہے ہیں۔ تقریب کے آخر پر خاکسار نے جناب گورنر صاحب D.C صاحب اور A.C صاحب سے ملاقات کی اور ان سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے نمائندگان کی مجلس مشاورت

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ شورت کی رپورٹ ہے کہ ۹ اور ۱۰ اپریل کو شورت تحصیل کولگام میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے نمائندگان کی دو روزہ مجلس مشاورت ہوئی جس میں صد سالہ جوبلی جشن کے انتظامات کے سلسلہ میں باہمی مشورہ ہوا۔ اور مختلف تجاویز زیر غور آئیں۔ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر، مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر جماعت یاڑی پورہ نے اجلاسات کی صدارت کی۔ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ مجلس مشاورت میں احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے کیسٹس سنائے جانے پر بھی زور دیا گیا تاکہ احباب اپنے پیارے امام کے ارشادات سے آگاہ ہوتے رہیں۔

مہمانان کرام کی خدمت جو توفیق جماعت احمدیہ شورت نے کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین۔

مشاورت کے ایام میں نماز تہجد، درس القرآن اور درس حدیث کا بھی انتظام رہا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے کیسٹ بھی سنائے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشاورت کے فیصلہ جات میں کامیابی و برکت دے اور خوشگوار نتائج ظاہر ہوں۔ آمین۔

چندلور (یادگیر) میں تبلیغی مساعی

مکرم محمد عثمان صاحب چنہ گٹی زعیم مجلس انصار اللہ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ ۲؍۴؍۸۸ کو مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب انصاری۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب چودھری امام الصلوٰۃ، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ونڈروی، مکرم نصرت اللہ صاحب گڑسے، مکرم پیراں صاحب امام الصلوٰۃ الیور اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد بغرض تبلیغ چندلور روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر سب سے پہلے گاؤں کے پٹیل شرن گوڑا صاحب سے ملاقات کی گئی۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا اور امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات اور پیشگوئیاں تفصیل کے ساتھ بتائی گئیں۔ گاؤں کے مسلمانوں نے بھی بڑے شوق سے ہماری باتوں کو سنا اور بہت متأثر ہوئے۔ وہاں سے واپسی پر [illegible] دوست تحقیق کی غرض سے ہمارے ساتھ آئے۔ [illegible] تبلیغ کی گئی۔ اس تبلیغی وفد کے تمام اخراجات مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی نے برداشت کئے فجزاہ اللہ خیراً۔

جماعت احمدیہ یادگیر کی تبلیغی مساعی

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری سیکرٹری تعلیم و تربیت د

منتظم عمومی مجلس انصاراللہ یادگیر تحریر کرتے ہیں کہ ۱۵/۵/۸۸ کو صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ سے زیر قیادت مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب منتظم ایثار و خدمت خلق مجلس انصاراللہ ایک تبلیغی وفد روانہ ہوا۔ موضع انور میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ نے نماز جمعہ پڑھائی اور موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد بہت سے مسلمان بھائیوں سے تبلیغی گفتگو کی گئی اور شادی کی ایک تقریب میں بھی شرکت کی گئی۔ علاوہ ازیں مسجد احمدیہ انور کے لئے ایک قطعۂ زمین کا سودا طے کر کے اس کی رجسٹریشن کی کوشش کی گئی۔ رات آٹھ بجے وفد انور سے شاہ پور اور وہاں سے مورخہ ۱۷/۵/۸۸ کو موضع ابراہیم پور پہنچا۔ اتفاق سے ایک مسلمان گھرانے میں شادی کی تقریب تھی اس میں آئے ہوئے مہمانوں کو شاہ پور کے قاضی صاحب نے ہماری باتیں سننے سے منع کیا۔ پھر بھی ۱۲ مسلمان بھائی ہمارے خیالات سننے کے لئے ہمارے پاس آئے۔ اس موقعہ پر ایک تبلیغی اور تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں غیر از جماعت دوست مکرم عبدالعزیز صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد پہلے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ اور مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب نے تقاریر کیں۔ افتتاحی صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر نماز عصر ادا کی گئی جس میں بستی کے اکثر مسلمان بھائی شریک ہوئے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمد عبدالرشید صاحب بی ڈی او نے کی۔

کھانے سے فراغت کے بعد وفد شاہ پور سے شوراپور کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں بمقام ڈورنلی ایک مسلمان بھائی سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ شوراپور پہنچ کر مسجد کے لئے قطعۂ زمین خریدا گیا۔ کاغذات اور رجسٹری کی تکمیل میں خداتعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ہماری تائید فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ شاہ پور سے رات ۹ بجے وفد واپس یادگیر پہنچا۔ اس کامیاب تبلیغی پروگرام کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب نے برداشت کئے۔ اور زمین کی خرید کے لئے زیادہ تر رقم مکرم غلام محمد صاحب رائچوری صدر جماعت احمدیہ یادگیر نے ادا کی۔ جزاہم اللہ خیراً۔

نامور عالمی قراء کو پیغام احمدیت

مکرم وحید احمد صاحب انصاری سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن یونٹ حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ مارچ کے اوائل میں دنیا کے نامور قراء کا مقابلہ حیدرآباد میں ہوا۔ جس میں ججز کے فرائض انجام دینے کے لئے فضیلۃ الشیخ امام مسجد نبوی مدینہ سے تشریف لائے۔ اس مقابلہ میں ہمارے نو احمدی دوست مکرم قاری محمد احمد صاحب نے بھی شرکت کی۔ مقابلہ کے بعد بعض نامور قراء کے اعزاز میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے مکان پر دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بیس ہزار روپے کا اول انعام حاصل کرنے والے قاری جناب جہانگیر ناصر صاحب، دیوبند کے قاری ذکریا صاحب، علیگڑھ یونیورسٹی کے قاری شمس الدین صاحب اور دوسرے قراء نے شرکت کی جنہیں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مشن آندھرا نے ایک گھنٹہ تک مؤثر انداز میں پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس موقعہ پر جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد مکرم محمد ریاض الدین صاحب، مکرم عبدالرفیع صاحب اور مکرم ابوالحسن صاحب مسلم نے خصوصی تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

کھیل کے میدان میں احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲/۵/۸۸ کو حیدرآباد میں انجمن شرفیہ میدان میں کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جس میں "ہمدان الیون" ٹیم کے احمدی کپتان عزیزم سیٹھ محمد ریاض الدین کی قیادت میں "ہمدان الیون ٹیم" نے مقابل کی تمام ٹیموں کو ہرا کر انعام اول حاصل کیا۔ اور ایک خصوصی تقریب کے موقعہ پر جناب سلطان صلاح الدین اویسی ایم پی و صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین نے عزیز موصوف کو مبلغ دو ہزار روپے اور شیلڈ بطور انعام دی۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ یہ نوجوان محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا پوتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام تربیتی کلاس کا انعقاد

مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب نیّر مہتمم مقامی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۷/۵/۸۸ تا ۱۷/۵/۸۸ مجلس مقامی کے تحت ایک تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا جس میں عام خدام کے علاوہ میٹرک کے امتحان سے فراغت پانے والے خدام نے بھی شرکت کی۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے افتتاح کے بعد کلاس میں مکرم مولوی مبشر احمد صاحب عابد، مکرم مولوی فرزان احمد خان صاحب۔ مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب۔ مکرم کے محمود صاحب۔ مکرم ہارون رشید صاحب، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب عارف اور مکرم مولوی سید محمد نسیم خان صاحب نے تقاریر کیں۔

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) ـ مورخہ ۹/۵/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم منیر احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ تلاوت کلام پاک اور دلہا کی گلپوشی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کرائی۔ اگلے روز بارات اٹاری بارڈر کے لئے روانہ ہوئی اور مورخہ ۱۳/۵/۸۸ کو دلہن کو ہمراہ لے کر واپس قادیان آئی۔ مورخہ ۲۰/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب احاطہ لنگر خانہ میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں پانچ صد کے قریب مرد و زن مدعو تھے۔ مکرم منیر احمد صاحب طاہر اس خوشی میں مبلغ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) ـ مورخہ ۲۰/۵/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم ممتاز احمد صاحب ابن مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ عطیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش مرحوم قادیان، مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دلہا کی گلپوشی کے بعد دعا ہوئی اور بارات مکرم قریشی سعید احمد صاحب مرحوم کے مکان پر پہنچی۔ جہاں اجتماعی دعا کے بعد دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۲/۵/۸۸ کو بعد نماز عشاء مکرم صوفی غلام احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا انتظام احمدیہ گراؤنڈ میں کیا جس میں تقریباً ۵۰۰ مرد و زن کو مدعو کیا گیا۔ مکرم صوفی غلام احمد صاحب اس خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) ـ مورخہ ۲۰/۵/۸۸ کو ہی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب منگولی درویش قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ رخسانہ ممتاز سلمہا بنت مکرم شیخ عبدالمؤمن صاحب بنگالی قادیان، مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم تنویر احمد صاحب دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۴) ـ مورخہ ۲۵/۵/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیز منور الہدیٰ صاحب ابن مکرم منہاج الہدیٰ صاحب مرحوم آف مونگھیر کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم آف سونگھڑہ، مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (ادارہ بدر)

(۵) ـ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے بیٹے عزیز مبشر احمد صاحب طارق کا نکاح عزیزہ نسرین صاحبہ بنت مکرم ایم نسیم صاحب ساکن قاسم پور (علیگڑھ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: مستری منظور احمد درویش قادیان

جماعتوں میں ماہ رمضان المبارک کے روح پرور لیل و نہار

مدراس

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

اطلاع دیتے ہیں کہ احباب و مستورات جماعت احمدیہ مدراس نے بفضلہ تعالیٰ رمضان کی برکات سے بھرپور استفادہ کیا۔

مشن ہاؤس میں مکرم حافظ خواجہ محی الدین صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار نے اور St. Thomas Mount میں مکرم عبد المجید صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے باجماعت نماز تراویح پڑھائی۔ بعض احباب نے اپنے گھروں میں بھی باجماعت نماز تراویح اور نماز تہجد کا اہتمام کیا۔ خاکسار روزانہ بعد نماز فجر مشن ہاؤس میں حدیث کا درس اور ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب تامل اور اردو میں قرآن مجید کا درس دیتا رہا جس میں افراد جماعت کے علاوہ بعض غیر احمدی احباب بھی باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ درس قرآن مجید کے بعد مکرم قیصر محمود صاحب، مکرم نعیم احمد اللہ صاحب، مکرم بی۔ پی۔ عبد اللہ صاحب، مکرم شریف احمد صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے افطاری کا انتظام کیا گیا۔ اور غرباء میں بھی کھانا تقسیم کیا گیا۔ فجزاہم اللہ خیرا۔

مورخہ ۱۸ مئی کو پر مسرت ماحول میں عید الفطر منائی گئی۔ تمام احمدی مرد و زن اور بچوں کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدیوں نے بھی نماز عید اور خطبہ میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے تامل ترجمہ کا بھی اجراء کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنا دے۔ آمین۔

خانپور ملکی

مکرم کے عبد السلام صاحب معلم وقف جدید

خانپور ملکی (بہار) رقمطراز ہیں کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ آیا اور قلوب مومنین کو منور کر کے رخصت ہو گیا۔ مقامی طور پر امسال بھی بعد نماز فجر درس قرآن کریم کا، بعد نماز عصر درس حدیث کا اور بعد نماز عشاء باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں تمام افراد جماعت ذوق و شوق سے شریک ہوتے رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اطفال نے بوقت سحر روزانہ دعائیہ کلمات پڑھ کر روزہ داروں کو بیدار کرتے رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے ایک دن تمام خدام، انصار اور اطفال کے علاوہ چند غیر از جماعت دوستوں کو بھی افطاری پر مدعو کیا گیا۔ اس روز باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ جمعۃ الوداع کے دن تمام افراد جماعت نے پرسوز اجتماعی دعا کی۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عزیزم نصیر احمد گلزار ابن مکرم شہادت حسین صاحب، مکرم مولوی منیر الحق صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ اور خاکسار کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی بھی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۱۸ مئی کو ٹھیک ۹ بجے جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے نماز عید ادا کی۔ خاکسار نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اجتماعی دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر عید سعید کی مبارکباد پیش کی۔

چنتہ کنٹہ

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ مقیم چنتہ کنٹہ (آندھرا) لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک میں انفرادی و اجتماعی عبادات اور دعاؤں کے انمول مواقع سے حتی المقدور ہر شخص مستفید ہوا۔ مکرم حافظ عبد القیوم صاحب نے نماز تراویح اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے باجماعت نماز تہجد پڑھائی۔ خاکسار کو بعد نماز فجر حدیث کا اور بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۲۹ ویں رمضان المبارک کو بعد نماز عصر درس قرآن مجید کے اختتام پر اجتماعی دعا کے پروگرام میں تمام مرد و زن شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی پرسوز دعا کی گئی۔ نفضل عمر مسجد میں ہی احباب و مستورات نے اجتماعی افطار کیا۔ جملہ روحانی پروگراموں میں احباب و مستورات ذوق و شوق سے شامل ہوتے رہے۔ الحمد للہ۔

رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل احباب و مستورات کی طرف سے اجتماعی سحر و افطار کا انتظام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت مرد و زن بھی شریک ہوتے رہے۔

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت چنتہ کنٹہ۔ سیٹھ محمود احمد صاحب۔ سیٹھ ناصر احمد صاحب۔ سیٹھ نثار احمد صاحب۔ سیٹھ محمد سہیل صاحب۔ سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب۔ سیٹھ محمد منیر الدین صاحب۔ سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب۔ سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب۔ سیٹھ محمد عبد الغفور صاحب۔ محترمہ نیاز سلطانہ صاحبہ۔ محی الدین صاحب۔ اقبال احمد صاحب۔ سراج احمد صاحب۔ وسیم احمد صاحب۔ محمود احمد صاحب بابو۔ عاشق حسین صاحب۔ عبد الکریم صاحب بابو۔ مشیم احمد صاحب۔ فیضی احمد صاحب۔ عبد اللہ شریف صاحب۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور دو غیر مسلم دوستوں نے بھی یعنی مسری نواسی ریڈی صاحب اور موہن ریڈی صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۱۸/۵/۸۸ کو عید کا دوگانہ احمدیہ عیدگاہ میں ادا کیا گیا۔

شورت

جماعت احمدیہ شورت سے مبلغ

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر لکھتے ہیں کہ جماعت کے دوستوں نے رمضان المبارک کے لیل و نہار دعاؤں، تلاوت قرآن پاک، ذکر الٰہی اور عبادات الٰہی میں گزارے۔ جامع مسجد میں خاکسار نماز تراویح پڑھانے کے علاوہ بعد نماز فجر قرآن کریم، حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی دیتا رہا۔ جبکہ دوسری احمدیہ مسجد میں مکرم حاجی عبد الصمد صاحب اور مکرم غلام محمد صاحب راتھر نماز تراویح پڑھانے کے ساتھ ساتھ درس بھی دیتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر پر تہجد کے لئے مکرم غلام حسن صاحب ڈار روزانہ جگاتے رہے۔ دوران ماہ صدقۃ الفطر جمع کیا گیا جو غریبوں محتاجوں اور مسکینوں میں بروقت تقسیم کیا گیا۔

مورخہ ۱۸/۵/۸۸ کو ٹھیک ۱/۲ ۹ بجے صبح خاکسار نے عید کا دوگانہ پڑھایا اور خطبہ دیا۔ دعا کے بعد سب نے ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کرتے ہوئے عید کی مبارکباد دی۔

حیدرآباد

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران احمدیہ مسجد افضل گنج، احمدیہ مسجد ملک پیٹ، احمدیہ مسجد بی بی بازار اور دار الشکر میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، مکرم محمد امام غوری صاحب، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم احمد عبد الحکیم صاحب اور مکرم محمد عبد المقیم صاحب کی اقتداء میں نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز عصر خاکسار درس قرآن دیتا رہا۔ ان سب پروگراموں میں افراد جماعت ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ آخری عشرہ میں مکرم سید ساجد احمد صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ کو مسجد احمدیہ ملک پیٹ میں، مکرم احمد عبد الرفیق صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب کو مسجد احمدیہ افضل گنج میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی۔ جمعۃ الوداع میں جوبلی ہال کی تینوں منزلیں احباب و خواتین سے بھری ہوئی تھیں۔ نماز عید حیدرآباد و سکندرآباد کی جماعت نے اجتماعی طور پر ادا کی جس کے لئے چار دیہی ہال بک کروائے گئے۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔

رمضان المبارک میں تین دیگر مقامات کے علاوہ سیٹھ محمد بشیر صاحب دار المعارف کے دفتر میں بھی نماز فجر اور درس قرآن کا انتظام کیا گیا تھا جو بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

کینڈراپاڑہ

مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ

کینڈراپاڑہ (اڑیسہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کے دوران مسجد احمدیہ میں نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب و مستورات اور بچے ذوق و شوق سے شامل ہوتے رہے۔ انفرادی طور پر بھی نماز تہجد، نوافل اور تلاوت قرآن پاک کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز تراویح پڑھانے کی سعادت خاکسار، مکرم شیخ سلیم احمد صاحب اور مکرم شیخ سخاوت اللہ کو حاصل ہوئی جبکہ دیگر نمازیں عزیزم شیخ فیروز الدین اور عزیزم شیخ مرشد احمد نے پڑھائیں۔ رمضان المبارک سے قبل مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے اپنے خرچ پر مسجد کی سفیدی کرائی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ دوران ماہ رمضان حفظ قرآن کے مقابلہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں عزیزم فیروز الدین اول، عزیزہ جانم نورجہان دوم اور عزیزہ جانم عطیہ بانو سوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور مکرم شیخ مبشر احمد صاحب کو انعامات دینے کی توفیق عطا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ مورخہ ۱۸ مئی کو خاکسار نے عید کا دوگانہ پڑھایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۸۳ء پڑھ کر سنایا۔

اے ایس آئی نے مجھ سے پوچھا کہ اس پمفلٹ میں کیا لکھا ہے میں نے بتا دیا۔ اس پر اس نے کمرے میں موجود سب کو ایک ایک پمفلٹ دے کر ایک کانسٹیبل کو کہا کہ اونچی آواز میں سناؤ کیا لکھا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ پڑھ چکا تو ایک پولیس کے ملازم نے مولویوں سے کہا کس بات پر اعتراض کرتے ہو۔ تم کوئی خدا لگے ہوئے ہو کہ ان کو کافر کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر۔ مولوی کہنے لگے کہ یہ رسول اکرمؐ کے بعد نبی مانتے ہیں۔ انہوں نے ربوہ میں جنت دوزخ بنا رکھی ہے۔ ہم نے خود جا کر وہاں تجوریاں دیکھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے آرڈیننس کی خلاف ورزی کی ہے ان کو سزا ملنی چاہیئے۔ تھانیدار نے مجھ سے پوچھا کہیں تم کرائے کے آدمی تو نہیں کہ پیسے لے کر پمفلٹ تقسیم کر رہے ہو۔ میں نے جواباً کہا کہ میں تو پیدائشی طور پر احمدی ہوں اور گزشتہ ۳۶ سال سے اس علاقہ میں ہماری رہائش ہے۔ اس پر میرے خلاف پرچہ درج کر دیا گیا اور مجھے حوالات میں ڈال دیا گیا۔ قیدیوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس طرح یہاں آئے ہو میں نے بتایا کہ ۲۹ نومبر کو SDM کے روبرو پیش کیا گیا جس نے مجھے جیل بھجوا دیا اور ۱۲ دسمبر کی تاریخ پیشی دیدی مگر دسمبر کو ضمانت پر رہا ہو گیا۔ اہل محلہ نے میری گرفتاری کی خبر اخبار میں پڑھی۔ رہائی پر کئی لوگ ملنے کے لئے آئے اور وہ پمفلٹ دیکھنے کی خواہش کی جس کی وجہ سے مجھے جیل جانا پڑا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ صریحاً ظلم ہے پمفلٹ میں اشتعال دلانے والی کوئی بات درج نہیں ہے۔"

کراچی سے ایک دوست طاہر محمود لکھتے ہیں:۔

"۹ دسمبر ۱۹۸۶ کو ایک لڑکا میرے پاس ٹیلرنگ کا کام سیکھنے کے لئے آیا۔ میں اس لڑکے کے خاندان کو بیس سال سے جانتا ہوں۔ دوران کام اکثر تبلیغی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ تقریباً گیارہ ماہ بعد وہ لڑکا احمدی ہو گیا۔ اس کے گھر والوں کو معلوم ہوا تو اس کو طرح طرح کی سختیاں کرنے لگے۔ مجھے کہا گیا کہ اس کو دکان پر آنے سے منع کر دوں۔ میرے انکار پر اسے زبردستی کراچی سے باہر بھجوا دیا گیا۔ جنوری ۱۹۸۸ء میں وہ دوبارہ کراچی آیا اور آتے ہی مجھے ملا۔ دیگر احمدی دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ گھر والوں کو معلوم ہوا کہ احمدیوں کے ساتھ میل جول ہے۔ تو انہوں نے دوبارہ سختی شروع کر دی اور دوبارہ کراچی سے باہر بھجوانے کا پروگرام بنایا گیا۔ مگر یہ ۲۲ سالہ نوجوان گھر سے بھاگ گیا۔ تقریباً چار بجے بعد دوپہر اس کے بھائی دکان پر آئے اور اس کے متعلق پوچھا۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ آج تو دکان پر نہیں آیا۔ ان کو یقین نہیں آیا مگر وہ واپس چلے گئے۔

خاکسار عشاء کی نماز پڑھ کر واپس دکان پر پہنچا ہی تھا کہ پولیس مع انسپکٹر سپاہیوں اور تقریباً بیس مولوی اور نو احمدی کے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ دکان پر آئے اور مجھے ساتھ تھانہ چلنے کو کہا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مجھ پر اغوا کا الزام لگایا گیا ہے اور تبلیغ کرنے کا الزام ہے۔ مولویوں نے شور مچایا کہ احمدیوں کو تبلیغ کرنے کا حق نہیں۔ کلمہ پڑھنے کا حق نہیں ہے۔ میں نے اونچی آواز میں کلمہ پڑھا اور کہا جو چاہو سزا دے لو ہم تکالیف اور ابتلاؤں سے گھبرا کر کلمہ طیبہ نہیں چھوڑیں گے۔ ایک غیر احمدی دوست نے میری تائید کی تو مولویوں نے اسے بھی بُرا بھلا کہا۔ غرضیکہ مجھے حوالات میں بند کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس نے پھر مجھ سے نو احمدی کے بارہ میں دریافت کیا۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہیں مانے گا اس پر مرغا بنایا گیا۔ پھر چار پانچ آدمیوں نے مجھے پکڑ کر اُلٹا لٹکایا اور چمڑے کے جوتے مارنے لگے۔ میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا رہا اور مار کھاتا رہا۔ آخر کار ۵۰ کے لگ بھگ جوتے مار کر وہ تھک گئے۔ کہنے لگے کہ یہ ڈھیٹ ہے اس پر مار کا اثر نہیں ہوا۔ اسے چھت سے لٹکا دو، پھر مانے گا۔ چنانچہ ابھی رسّی لا کر چھت پر لٹکانے والے ہی تھے کہ وہ احمدی نوجوان از خود تھانہ میں آگیا اور کہا کہ میرے اُستاد کو آپ کیوں سزا دے رہے ہیں میں خود گھر سے چلا گیا تھا۔ اس کے والدین کو بلایا گیا مگر اس نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے مجھے مارا تو نہیں مگر تین دن تک حبسِ بے جا میں رکھا۔ اور نہ ہی پرچہ درج کیا۔ مولوی حضرات علاقہ کے کونسلر جو جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں زور لگاتے رہے کہ پولیس میرے خلاف ۲۹۸/سی کا پرچہ درج کرے۔ مگر پولیس لیت و لعل کرتی رہی۔ آخر کار تین دن بعد پولیس نے میرے خلاف پرچہ درج کر لیا اور چوتھے دن مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا۔ پولیس نے دس دن کا ریمانڈ حاصل کیا۔ پانچویں دن خدا تعالیٰ کے فضل سے ضمانت ہو گئی۔"

(۳) سرگودھا سے سلطان احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

"خاکسار کے گھر کے باہر کلمہ طیبہ کا سٹیکر لگا ہوا تھا جو کہ پولیس ۱۰ مارچ ۱۹۸۸ء کو مٹا کر چلی گئی تھی۔ مؤرخہ ۱۲ مارچ کو تھانہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں خاکسار پر ۲۹۸/سی کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ اور مؤرخہ ۱۳ مارچ کو گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے وقت خاکسار کو شدید بخار تھا۔ اسی روز خاکسار کو جیل بھیج دیا گیا۔ وہاں اندراج کے بعد تمام قیدیوں کو جیل کی بیرک کے پچھلی طرف لیجایا گیا۔ تاکہ کسی جگہ جسمانی کام پر لگایا جائے۔ دستور کے مطابق پرانے قیدی نئے آنے والے قیدیوں سے کام لیتے ہیں۔ ایک قیدی نے مجھ سے پوچھا کہ تم جیل کیسے آئے۔ سو میں نے بتایا کہ کلمہ طیبہ کے جرم میں آیا ہوں۔ اس نے میرے ہاتھ کو چھو کر کہا کہ تمہیں بخار معلوم ہوتا ہے۔ وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اسی دوران جیل وارڈن آپہنچا اور دریافت کیا کہ یہ کیوں بیٹھا ہے۔ اس قیدی نے کہا کہ اس کو بخار ہے اس سے کام نہ لو۔ جیل وارڈن نے کہا یہ تو مرزائی ہے۔ اس کتے سے زیادہ کام لو۔ مجھے جوش آگیا میں نے کہا مجھے گالی نہ دو۔ میں تم سے کوئی رحم کی بھیک نہیں مانگتا۔ اس پر اس نے پھر مجھے گالی دی اور ساتھ ہی مٹی کھودنے پر لگا دیا۔ اور دیگر قیدیوں سے دگنی جگہ سے مٹی کھودنے کو کہا۔ میں نے زور زور سے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر کے کھدائی شروع کر دی۔ جب مکمل کر چکا تو اینٹیں اٹھانے پر لگا دیا گیا۔ کوئی ایک گھنٹہ کے بعد ہمیں دوبارہ بیرکوں میں بند کر دیا گیا۔ رات کو تھکاوٹ کی وجہ سے بخار اور زیادہ ہو گیا۔ اگرچہ گھر سے دوائی آگئی تھی مگر افاقہ نہ ہوا۔ صبح کو بھی بخار کی حالت میں کام پر لگا دیا گیا۔ درود شریف اور کلمہ طیبہ پڑھنے کی وجہ سے دل کو اطمینان تھا۔ ساتھی قیدیوں میں تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا تھا۔ چند اور احمدی بھی جیل میں تھے۔ ہم سب باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن شکایت ہو گئی کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں۔ پھر کیا ہوا؟ ہمیں ایسی جگہ بند کر دیا گیا جہاں سخت قسم کے مجرم بند کئے جاتے ہیں اور ہر رات ہمیں نئی جگہ منتقل کر دیا جاتا تھا۔ خاکسار کی ضمانت ۲۲ مارچ کو ہو گئی اور بفضل خدا جیل سے رہائی ہوئی۔"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اسیران راہ مولیٰ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کے ارباب اقتدار کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نبیوں کے سردار کے سچے عاشقوں اور کلمہ طیبہ کے دیوانوں پر ایسے انسانیت سوز ظلم روا نہ رکھیں۔ اسیرانِ راہ مولیٰ زندہ باد

اعلانِ دُعا

مکرم بشیر الدین دانی صاحب اونتی پورہ/اونگام (کشمیر) کے بیٹے عزیز ڈاکٹر ممتاز الرحمٰن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، تشویشناک طور پر بیمار ہیں جنہیں ٹاٹا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں داخل کرنے کے لئے بمبئی لے جایا گیا ہے۔ اس عزیز نے کشمیر یونیورسٹی میں M.B.B.S میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے جماعت سے درجہ اوّل کا طلائی تمغہ حاصل کیا تھا۔ عزیز کی شفاءِ کاملہ عاجلہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد، امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۱۶/۲/۸۸ کو مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے مکرم غلام محمد صاحب میر ابن مکرم ثناء اللہ صاحب میر آف آسنور ضلع اسلام آباد کشمیر کا نکاح مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد دین صاحب آف چارکوٹ ضلع راجوری کے ساتھ ساڑھے پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس خوشی میں مکرم غلام محمد صاحب میر نے پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار (محمد عبد اللہ فرخ مبلغ چارکوٹ)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق صاحب استطاعت احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ان دنوں ۲۵۰ روپے تک ہے بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواست دعا

مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب برائے اپنی بچی پوتی تاسفہ (عمر چار سال) جس کو نکسیر کی شدید تکلیف لاحق ہو جانے کی وجہ سے وقفہ وقفہ سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۱۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/16 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE :- 270475
RESI :- 273903 } CALCUTTA-700073

AUTHORISED JEEP DEALERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS AMBASSADOR TREKKER BEDFORD-CONTESSA

AUTHORISED DEALERS PERKINS F6.P4.P6.P6/354

"AUTOCENTRE" — تار کا پتہ

28-5222
28-1652 } ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ٹریکٹر کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS,

16, MANGOE LANE, CACUTTA-700001.

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار — ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT

PLOT NO-6. GROUND FLOOR OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400099

PHONE { OFFICE :- 6343179
RESI :- 629589

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز: سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۲۹۴۳۳

ارشاد باری تعالیٰ

اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ

ترجمہ: اے ایماندارو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔

AUTOWINGS.

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-

600004

PHONE { 76360
74350

آٹو ونگس

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس پسٹ آکٹ جیون ڈریلیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
بروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر :- 294 -

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS-
CHANDAN BAZAR BHADRAK, DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL-SUPPLIERS
CANNANORE - 670001 - PHONE NO - 4493
HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE-NO-12

"ہندوستان میں مسلمانوں کا ہجرت نامہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders,
WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲۳-۴-۷۴۷ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۶۹۱۶

"اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷)

NIR®
CALCUTTA-15
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، پائیدار اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!